ہشت سالہ رپورٹ

آل انڈیا بھٹناگر اپکار فنڈ

پاس کردہ

کمیٹی کارکن کایستھ صدر سبھا ہند

زیر صدارت

عالی جناب معلی القاب فخر قوم و محسن برادری جناب بابو برج بھوشن لال صاحب بی اے

ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل پٹنہ (بہار) و پریسیڈنٹ کایستھ بھٹناگر صدر سبھا ہند اور

اجلاس پنجم آل انڈیا بھٹناگر کانفرنس لکھنؤ

منعقدہ ۲۵ لغایتہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۱ء

مرتبہ

جگموہن لال ڈسنیہ وائس پریسیڈنٹ کایستھ سبھا میرٹھ و فنانشل سکریٹری آل انڈیا بھٹناگر اپکار فنڈ میرٹھ

اغراض و مقاصد آل انڈیا بھٹناگر ایکارک فنڈ

(۱) مستحق طلبہ قوم کی تعلیم و تربیت کا انتظام۔
(۲) مستحق بیوگان و درماندگان قوم کی امداد۔
(۳) ممالک غیر میں حصول علم و ہنر کیلئے عطار وظائف یا یکمشت زرِ نقد کی امداد (الشرط واپسی امداد)
(۴) معمولی استعداد و قابلیت کے لڑکوں کو صنعت و حرفت کے کاموں کے سیکھنے کا شوق دلانا اور اُن کی تکمیل تعلیم میں سہولت بہم پہنچانا اور امداد دینا۔
(۵) ترویجِ پیشۂ تجارت۔

رسالہ بھٹناگر سماچار سنبھل (مراد آباد)

زیر ادارت

بابو جے پرکاش صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل و میونسپل کمشنر سنبھل

نہ صرف بھٹناگر فرقہ کا بلکہ کل کالستھ برادری و بھٹناگر صدر سبھا ہند کا واحد ماہوار آفیشل رسالہ قوم کا بہترین ترجمان ۔ ممبران بھٹناگر صدر سبھا ہند کو مفت ۔ دیگر صاحبان سے صرف ایک روپیہ چندہ سالانہ سماچار کی خریداری آپ کا فرض اوّل ہے ۔ اعزا و اقارب کو خریدار بنانا آپ کا فرضِ منصبی ہے ۔

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر کا پتا

ایڈیٹر بھٹناگر سماچار — سنبھل ضلع مراد آباد

تمہید

یدپی جگ وارُن ادُکھ نانا

سب سے کٹھن جات اپمانا

(اس دارالمحن میں اگرچہ طرح طرح کی صدہا تکالیف ہیں لیکن وقار کا کھو جانا سب سے زیادہ دُکھ دائی ہے۔)

جبکہ عام دُنیا جہالت و تاریکی میں ترقی و اخلاق کی پہلی سیڑھیوں کو ٹٹول رہی تھی۔ تہذیب و تمدّن کی جھلک گھرے بادلوں میں چھپی ہوئی تھی انسان نے انسان بننا شروع ہی کیا تھا اُس زمانے میں بھارت ورش بنی نوع انسان کو اُن فلسفیانہ حقیقتوں سے دو چار کر رہا تھا جس کی صداقت جیسی کہ ماضی میں آشکار تھی آج بھی آشکار ہے۔ اور کل بھی ایسی ہی آشکار ہوگی۔ اُسی زمانہ ماضی کے حالات بیان کرتے ہوئے گوسائیں تلسی داس جی جیسا کہ چوپائی مندرجہ صدر سے واضح ہوگا ارشاد فرماتے ہیں کہ دُنیا کی سب کلفتیں ایک طرف اور وقار کا جاتا رہنا ایک طرف۔

خودداری اور وقار حقیقتاً وہ انسانی شریفانہ جذبات ہیں جن کو ٹھیس لگنا کوئی غیور گوارا نہیں کر سکتا۔ بہادر قوموں نے اس دیوی پر اپنی جانوں کی قربانی کرنا فخر سمجھا اور اس زرّیں اصول کو دُنیا میں قائم رکھنے کیلئے اپنے پاک خون سے سینچا۔۔۔ یہ واقعہ ہے کہ جب تک انسان اس جذبہ

کا وارث اور محافظ ہے وہ انسان کہلانے کا مستحق ہے۔ اس کے کھو دینے کے بعد نہ انسان انسان ہے اور نہ اُس کو دُنیا میں رہنے کا حق۔

جب تک چھتریوں میں یہ صفت باقی رہی اُس وقت تک دُنیا کے دلیر اُن کا لوہا لانتے رہے۔ فرقہ بھٹنا گر بھی جو اُسی کُل کا جزو ہے اس قدرتی فلسفہ سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتا تھا۔ جب تک اس فرقہ میں یہ احساس باقی رہا ویر چو پیچ پال جیسے قول کے دھنی جن کی ہر ایک بات ایک عملی جامہ کی تصویر تھی اس فرقہ میں پیدا ہوتے رہے۔ یہ فرقہ بھی شاہراہِ عروج پر گامزن رہا۔ زمانے نے ان گزر جانے والوں کے کارناموں کی جو داد دی ہے اُس کے حالات معتبر وقائع نگاروں نے قلمبند کئے ہیں اگرچہ بیشتر حصہ قصہ کہانیوں کے پردہ میں پنہاں رہ گیا۔ آہ ؎

سب کہاں کچھ لالہ و گُل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

بہر حال زمانہ کروٹیں بدلتا رہتا ہے اور ہر کروٹ نرالا انداز لئے ہوتی ہے۔ مد و جزر سے کوئی بھی قوم کیوں نہ ہو کوئی بھی فرد کیوں نہ ہو۔ بچ نہیں سکتا زوال آیا اور ہم نے آزمودہ کار بزرگوں کا راستہ چھوڑ دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ زمانے نے ہم کو چھوڑ دیا۔ ہم حاکم سے محکوم بنے۔ مالک سے مملوک بنے۔ اور کیا کیا نہ بنے۔ دورانِ زمانہ نے شیرازہ درہم برہم کر دیا۔ غرض ایسے گمنام ہوئے کہ سنہ ۹۰۰ء سے

؎ ملاحظہ ہو ضمیمہ نمبر ۱

عہد سلاطین افغان دسویں ہی تک ہمارے حالات پس پردہ باقی رہ گئے۔ البتہ کچھ قبل از سال ۱۵۲۶ء تاریخ نے اپنا ورق بدلا اور رائے گھنشور دیوان و اتالیق زمانہ طفولیت شہنشاہ جہانگیر اور راجہ دھیان سنگھ بادریہ جیسے بزرگ پیدا ہونے شروع ہوئے اور پھر اس فرقہ کے بیڑہ کو غرقابی سے بچانے کی کوششیں شروع ہوئیں۔ اُن کی شان و شوکت۔ نظام برادری۔ تربیت اُخوت کو اگر دیکھنا ہو تو کرم خوردہ اوراق میں تلاش کر لیجئے۔ بہر حال یہ حالت تین سو سال سے زیادہ قائم نہ رہ سکی اور زمانہ نے کچھ ایسا رنگ بدلا کہ آئندہ نسلوں کو بزرگوں کے قدم پر چلنا دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو گیا۔ ضرورت محسوس ہونے لگی کہ نظام مرتبہ رائے گھنشور میں ضروری ترمیم کی جائے تاکہ یہ پاشکستہ برادری ضروریات زمانہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اُس ترتیب کی پابندی کر سکی۔ چنانچہ "مردے از غیب بروں آمد و کارے بکند" کے مصداق جناب رائے زادہ بشمبر سہائے صاحب ڈسنیہ سکریٹری بھٹناگر صدر سبھا ہند نے اس کام کو ہاتھ میں لیا جس کیلئے معترضین کی تعداد تو کثیر تھی۔ شکریہ ادا کرنے والا ایک بھی نہ تھا۔ آپ نے ۱۸۸۸ء لغایت ۱۸۹۳ء پانچ سال تک سرگرمی سے کوشش فرماکر بمشورہ اصحاب برادری اس نظام میں ضروری ترمیمات کیں۔ آپ کے اشارہ پر دسمبر ۱۹۲۳ء میں بمقام میرٹھ دیوناگری ہائی اسکول کے نوتعمیر شدہ شاندار ہال میں بھٹناگر برادری کا ایک جلسہ منعقد ہوا لیکن حاضرین کی

تعداد بلحاظ اہمیت تجاویز پیش شدہ کم تھی لہذا بابو لال جی پرشاد صاحب جیسے پروانۂ شمع قوم کی تحریک پر یہ قرار پایا کہ تعطیلات ایسٹر ۱۹۲۳ء میں یہ اجلاس بمقام دہلی منعقد کیا جائے۔ چنانچہ اس تجویز نے بتاریخ ۲ر اپریل ۱۹۲۳ء دار السلطنت میں بمقام دریا گنج عملی جامہ پہنا اور اسی جلسہ میں بذریعہ ریزولیوشن نمبر ۳ حسب تحریک عالی جناب بابو گلشن رائے صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل و حال وائس پریسیڈنٹ بھٹناگر صدر سبھا ہند (وائس پرنسپل سناتن دھرم کالج لاہور) ایک بھٹناگر نیشنل فنڈ قائم کئے جانے کی تجویز منظور ہو کر اُس کا نظام ترتیب کرنے کیلئے حسب ذیل کمیٹی بنائی گئی۔

(۱) عالی جناب رائے بہادر منشی ہر سروپ صاحب رئیس جلال آباد ضلع میرٹھ حال ڈیرہ دون
(۲) " بابو جوالا سروپ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل رہتک۔
(۳) " رائے صاحب لالہ شب سہائے صاحب پنشنر رئیس رہتک حال انبالہ
(۴) " پروفیسر نند لال صاحب ایم اے رئیس ضلع میرٹھ

کمیٹی نے جس سعیٔ بلیغ کے ساتھ قواعد مرتب کئے اُس کی داد اس سے زیادہ کیا ہو سکتی تھی کہ اجلاس دوم بھٹناگر کانفرنس سکندر آباد نے دسمبر ۱۹۲۳ء اصولاً سب ہی منظور کر لئے ـــ اسی اجلاس میں بتاریخ ۲۹ ر دسمبر ۱۹۲۳ء مایۂ نازِ برادری جناب بابو راج نراین صاحب سُپرنٹنڈنگ انجینیر نہر شاردا لکھنؤ نے اس نیشنل فنڈ کی قائمی کا اعلان فرما کر ایک مزید مُہر اُس کی بقائے دوام کی

لگادی۔ تاریخ مندرجہ صدر سے اسی نشنیل فنڈ کو "آل انڈیا بھٹناگر اُپکارک فنڈ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اسی فنڈ کے مختصر حالات برائے تفنّن طبع حاضرین گوش گزار کرتا ہوں۔

قواعد وضوابط۔ اس فنڈ کے اغراض ومقاصد قواعد ضوابط رپورٹ بھٹناگر کانفرنس ۱۹۲۳ء میں شائع ہو چکی ہیں جن میں ضرورتاً بہ موقع اجلاس چہارم لکھنؤ کانفرنس ۱۹۲۶ء میں چند ضروری ترمیم کرنی پڑیں۔ *

(الف) واقعی آمدنی بھٹناگر صدر سبھا ہند کا ۲۰ فیصدی امداد اُپکارک فنڈ میں صرف ہو

(ب) جو اصحاب برادری مبلغ پانصد روپیہ یکمشت یا ساڑھے سات سو روپیہ بہ اوقات مختلف اُپکارک فنڈ کو مرحمت فرمائیں وہ فنڈ کے مربی متصوّر ہونگے۔

چنانچہ ایزادی اوّل الذکر کے نفاذ کے بعد رسمی آمدنی بھٹناگر صدر سبھا ہند ہنوز لقا یا ہے اور ترمیم موخر الذکر کے نفاذ سے اصحاب ذیل مربی اُپکارک فنڈ قرار پاتے ہیں۔

(۱) عالی جناب منشی مُکند سروپ صاحب رئیس سکندر آباد
(۲) " رائے بہادر منشی سمپت رائے صاحب رئیس جلال آباد ضلع میرٹھ حال منشیر جوڈیشل منسٹر سنگرور۔

اس کے علاوہ ایک رقم گمنام مبلغ ایک ہزار روپیہ وصول ہوئی ہے،

---

* لیکن ازان بعد فنڈ ہذا کو مزید تقویت دینے کیلئے بموقعہ سالانہ جلسہ بھٹناگر صدر سبھا ہند دہلی منعقدہ اگست ۱۹۳۰ء مندرجہ ذیل مزید ایزادیاں کی گئیں۔

ایک رقم تعدادی پنجصد روپیہ اُدکار ک کلب دہلی و شملہ سے وصول ہوئی ہو اُن کی عطائیگی مشترکہ ہونے کی وجہ سے کسی خاص صاحب کا نام درج فہرست مربیان کئے جانے کی جرأت نہوئی۔

گو موجودہ قواعد و ضوابط کی موجودگی میں پانچ سال سے فنڈ کا کام بخوش اسلوبی چل رہا ہی اور روز افزوں ترقی ہوتی جا رہی ہی۔ تاہم فنڈ ہذا کے قیام دوام کیلئے موجودہ ضابطہ پر مکرر نظر ثانی کی ضرورت ہی۔

کارکنان اُدکارک فنڈ فہرست عہدہ داران و ممبران سب کمیٹی اُدکارک فنڈ بطور ضمیمہ نمبر ۲ رپورٹ ہذا شامل کردی گئی ہی۔ اس کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ بابو بلجیت سنگھ صاحب بی۔اے رئیس بریلی تاریخ قائمی فنڈ سے اس وقت تک بہ استثناء مدت ایک سال جس میں آپنے جنرل سکریٹری مہاسبھا کے عہدہ گر صدر سبھا ہند کے اہم فرائض انجام دئے آٹھ سال سے برابر مختلف صورتوں میں اُدکارک فنڈ کے ممد رہے ہیں۔ اسی طرح بابو بدری پرشاد صاحب رئیس گوند پھول میرٹھ شہر اور بابو موہنی سروپ رئیس سکندر آباد بجز اُس مدت کے جس میں ممد وحان دوسرے معزز عہدوں پر ممتاز رہے برابر خدمات فنڈ میں نمایاں حصہ لیتے رہے آپ صاحبان کی ذاتی دلچسپی گراں بہا امداد حسن انتظام و نگرانی کا یہ نتیجہ ہے کہ اُدکارک فنڈ اس قلیل عرصہ میں زائد از چھ ہزار روپیہ کے قیمتی وظائف و امداد بیوگان پر صرف کر سکا۔

سرمایہ ؎ قسمت کیا ہر ایک کو قسّام ازل نے
جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا

چشم بد دور دُنیا کے فنڈوں سے نرالا ہسٹری آف ٹرسٹ کو دیکھئے اس کی مثال نہیں ملے گی۔ بھٹناگر برادری کی جبلّی فیاّضی اور برادرانہ ہمدردی اس فنڈ کا سرمایہ اور اُسکی قیام دوام کے کفیل اور ضامن ہیں۔ چنانچہ وقت قایمی فنڈ دم زدن میں حاضرین وشرکار سکندرآباد کانفرنس نے بیس ہزار روپیہ کی امداد کا اطمینان کردیا تھا۔ اور آج تک کام بہ خوش اُسلوبی چل رہا ہی۔

لیکن جس جوش اور اولوالعزمی سے اسکا خیر مقدم ہوا وہ اس امر کی پیشین گوئی کرتا تھا کہ بہت جلد اس کے سرمایہ میں ایک لاکھ روپیہ کا مزید اضافہ ہوگا لیکن افسوس کہ بہی خواہانِ برادری کا یہ دامن تمنّا گلِ مراد سے ایسا نہ بھرا جیسی کہ توقع کیگئی تھی۔ یہی نہیں بلکہ مجھے اندیشہ ہی کہ اگر آئندہ بھی فنڈ کی ضرورتوں اور حاجتوں کی اپیل بھٹناگر برادری کے ہر گھر تک نہ پہنچائی گئی تو ایزادی سرمایہ کہیں سراب ثابت نہو اور ناامیدی میں "اے بسا آرزو کہ خاک شدہ" کا وظیفہ پڑھنا پڑے۔

جلسہ کمیٹی اُپکارک فنڈ۔ سنین زیر رپورٹ میں مقامات مندرجہ ذیل پر اُپکارک فنڈ سب کمیٹی کے ۱۳ جلسہ منعقد ہوئے۔

آگرہ	سکندرآباد	دہلی	خورجہ	میرٹھ	بریلی	لکھنؤ	التوار
۲	۲	۲		۲	۱	۱	۱

تفصیل اجلاس ہائے۔ جس میں اسم گرامی شرکائے جلسہ درج ہیں۔ رپورٹ ہذا
میں بطور ضمیمہ نمبر ۳ شامل کر دی گئی ہے جس کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ
چار جلسہ نمبر ۲ لغایت نمبر ۵ بوجہ کمی کورم معرض التوا میں رہے ایک جلسہ
نمبر ۱۳ بعدم ضرورت بذریعہ منسوخی نوٹس جلسہ قبل از انعقاد ملتوی کیا گیا۔ بقیہ
آٹھ جلسہ کامیاب رہے اکثر جلسوں میں علاوہ ممبران سب کمیٹی دیگر معزز ممبران صدر
سبھا ہند و متقندر اصحاب برادری نے شرکت فرما کر اپنی رائے زریں سے راہ بری کی
اس موقع پر راقم الحروف کو فخر ہے اس امر کے اظہار کرنے کی اجازت دیجئے کہ گزشتہ
سے پیوستہ دو سال میں اس فنڈ کا کوئی ایسا جلسہ ہوا جس میں واجب التعظیم
جناب پریسیڈنٹ صاحبان بھٹناگر صدر سبھا ہند نے شرکت نہ فرمائی ہو اور اپنے
مفید مشوروں سے سب کمیٹی کو منتفع نہ کیا ہو۔ اگر کاش معزز چیرمین صاحب
موجودہ اجلاس کا تبادلہ دوسرے صوبہ کو نہ ہو گیا ہوتا تو گزشتہ سال میں بھی
ممکن نہ تھا کہ آپ شرکت نہ فرماتے۔ اس سلسلہ میں مجھے عہدہ داران و ممبران
کمیٹی کے ایثار کا ذکر کرنا بھی لازمی ہے۔ حضرات ممدوح نے اپنی اخراجات کثیرہ
سفر خرچ میں ایک حبہ بھی فنڈ سے نہیں لیا اور کل اخراجات اپنی جیب خاص سے
برداشت فرمائے۔

سال حسابی فنڈ موجودہ قواعد و ضوابط فنڈ میں کوئی تاریخ سالانہ حساب
بند کئے جانے یا نئے سال کا حساب کھولنے کیلئے مقرر نہیں ہے اس وجہ سے

کچھ عرصہ تک تفصیل وار سالانہ حساب فنڈ ترتیب نہیں دیا گیا۔ رپورٹ ہائے سابقہ موجودہ دفتر اُلیکارک فنڈ کے مطالعہ سے پایا جاتا ہے کہ سب سے پہلے اس فنڈ کی روحِ رواں بابو بلجیت سنگھ صاحب بی اے فنانشل سکریٹری فنڈ ہذا نے بموقعہ اجلاس سوم بھٹناگر کانفرنس لاہور اس کی حالت زار کا سہ سالہ مرقع پیش کیا اس کے بعد فنڈ کے نفس ناطقہ بابو موہنی سروپ صاحب فنانشل سکریٹری نے علی التواتر بابتہ سال مختتمہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۷ء و ۳۱ جولائی ۱۹۲۹ء بہ موقعہ سالانہ جلسہ بھٹناگر صدر سبھا ہند حساب آمدنی و خرچ پیش کرتے ہوئے فصیح و بلیغ رپورٹیں ہدیہ ناظرین کیں لیکن اس طریقہ سے حساب رکھنے میں بہت بڑی یہ دقت محسوس ہوئی کہ عام برادری تک اس فنڈ کے سالانہ حساب اور رپورٹیں کبھی نہ پہونچ سکیں چنانچہ اس کمی کو پورا کرنے کیلئے اب دو سال سے یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ ہر سال ۳۰ جون تک حساب بنا کر شایع کر دیا جاتا ہے حاضرین کی اطلاع کیلئے اب مکرر ۳۰ نومبر ۱۹۳۱ء تک حساب بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔

حسابات

گوشوارہ آمدنی و خرچ فہرست وصول واقعی منسلکہ رپورٹ ہذا کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ ابھی اُلیکارک فنڈ کی ضروریات عام برادری پر ظاہر نہیں ہوئیں۔ صرف معدودے چند اصحاب نے جنکی تعداد آٹھ سو گھر الٹو تک محدود ہے ہماری ضروریات سے

متاثر ہوکر امداد فرما چکی ہیں باقی تمام برادری تک ہماری آواز نہیں پہونچی اس وصول تحصیل میں سکندر آباد اور میرٹھ دہلی لکھنؤ بریلی سنگرور سے جو امداد ملی وہ حوصلہ افزا ہے درحقیقت اس تحریک کا شہرہ ابھی صوبہ آگرہ سے باہر نہیں پہونچا ہے ملاحظہ ہو۔ متعدد نقشہ آمدنی مشمولہ رپورٹ ہذا

سنین زیر رپورٹ میں جملہ مدات سے مبلغ ۴۸/۹/۴۸ وصول ہوا جس میں سے مبلغ [illegible] خرچ ہوئے اور مبلغ ۱۰/۹/۴۸ بقایا رہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ (تفصیل نقشہ آمدنی ضمیمہ نمبر ۱ میں شامل ہے)

الف امانت میعادی ایک سال امپیریل بنک آف انڈیا دہلی لغایتہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء بشرح ۴ سیکڑہ سالانہ [illegible] اور ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء کو بشرح سود مذکورہ بالا [illegible] اور فلوٹنگ حساب بلا سود مبلغ [illegible] میزان بنک مبلغ [illegible]

ب۔ نقد بدست جناب بابو جے پرکاش رائے صاحب جنرل سیکریٹری صدر سبھا ہند [illegible] اور نقد بدست فنانشل سیکریٹری اُپکارک فنڈ [illegible] کل [illegible]

میزان کل مبلغ ۱۰/۹/۴۸

زر بقایا بتفصیل ذیل موجود ہے۔

یافتنی بھڈانا گر سبھا میرٹھ منجملہ عطیہ بابو رام رائے صاحب ڈپٹی کلکٹر میرٹھ [illegible]

یافتنی بھڈانا گر صدر سبھا ہند ---------------- [illegible]

مستقل فنڈ اپکارک فنڈ سے ماہ ۱۲/۱۰ آمدنی جو فنڈ ہذا کے اخراجات میں خرچ ہوسکتی ہے الصہ ۱۲/ میزان [illegible]

بموجب قاعدہ ۱۵ قواعد و ضوابط اپکارک فنڈ امپیریل بنک آف انڈیا میں اپکارک فنڈ کا حساب مستقل قایمی جلد کھلنا چاہئے تھا لیکن باوجود کافی رسل رسائل وانتہائی کوشش کے جناب ایجنٹ صاحب امپیریل بنک دہلی نے ۲۷ جون ۱۹۲۴ء تک ہماری امانتیں اپنے بنک میں رکھنے کا فیصلہ نہیں کیا۔ بدرجہ مجبوری ماہ مارچ لغایت ۲۷ جون ۱۹۲۴ء فنڈ کی تحویل فنانشل سکریٹری کے پاس رہی اور تاریخ مذکورہ سے آخر دسمبر ۱۹۲۶ء تک آمدنی بنک میں جمع ہوتی رہی لیکن دسمبر ۱۹۲۶ء میں اپکارک فنڈ کا دفتر ایسے مقام (سکندرآباد ضلع بلندشہر) کو منتقل ہوا جہاں امپیریل بنک کی شاخ موجود نہ تھی اس وجہ سے بدرجہ مجبوری ڈھائی برس تک فنانشل سکریٹری نے زیادہ تر تحویل اپنی ذاتی حساب سیونگ بنک سکندرآباد میں رکھکر آمدنی سود حساب فنڈ میں محسوب کی۔ جولائی ۱۹۲۹ء میں اپکارک فنڈ کا دفتر میرٹھ منتقل ہونے پر امپیریل بنک میرٹھ میں حساب کھولنے کے لئے وہ ہی منزلیں طے کرنی پڑیں۔ جن کی ۱۹۲۴ء میں بادیہ پیمائی کیگئی تھی بالآخر ۹ نومبر ۱۹۲۹ء کو امپیریل بنک میرٹھ میں حساب کھلا اب آمدنی اپکارک فنڈ بنک میں رکھی جاتی ہے۔ اپریل ۱۹۳۰ء میں اپکارک فنڈ کا فلوٹنگ اکاؤنٹ مقام دہلی حسب ہدایت ایجنٹ صاحب امپیریل بنک

دہلی بند کرکے میرٹھ میں جاری فرمایا جواب تک جاری ہے۔ البتہ میعادی امانت اُپکارک فنڈ دہلی میں موجود ہے۔ پاس بک ہائے دفتر کے دیکھنے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ قائمی فنڈ سے دسمبر ۱۹۲۶ء تک دہلی بنک مذکور میں [illegible]

جنوری ۱۹۲۷ء لغایتہ جولائی ۱۹۲۹ء		"	[illegible]
نومبر ۱۹۲۹ء لغایتہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۱ء		میرٹھ میں	[illegible]
"	"	دہلی "	[illegible]
		جملہ	[illegible]

بہ اوقات مختلف امپیریل بنک میں جمع کیا گیا۔ منجملہ [illegible] کے مبلغ [illegible] بنک کے فلوٹنگ حساب سے برابر ہوکر مبلغ [illegible] چلت میں موجود ہے۔ مبلغ [illegible] بشکل میعادی امانت تفصیل مندرجہ صدر امانت سودی میں جمع ہے اور مبلغ [illegible] تقسیم وظائف وغیرہ میں صرف ہوا۔
بقیہ آمدنی فنانشل سکریٹری بلا ادخال بنک اخراجات تقسیم وظائف وغیرہ میں صرف کرتے رہے ہیں جو خواہ کیسی ہی بدرجہ مجبوری ہو محاسبوں کی نظر میں کھٹکتی ہے۔

نوٹ سرٹیفکیٹ موجودات فلوٹنگ اکاؤنٹ اور بقایا مندرجہ صدر میں ار کا فرق اس وجہ سے ہے کہ ایجنٹ امپیریل بنک نے ار ٹکٹ رسید بلا اطلاع دفتر فنڈ ۶ جولائی ۱۹۳۱ء کو خرچہ میں مجرا لیا ہے۔ حالانکہ سرٹیفکیٹ موجودات لغایتہ ۳۰ جون ۱۹۳۱ء کی بقایا بموجب موجودات کیش بک

تصدیق کر چکا ہی اس اختلاف کو رفعہ کرنے کیلئے اڈ ٹکٹ رسید آئندہ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء میں بتاریخ ۳ دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء درج ہوکر اختلاف رفع کر دیا گیا ہی۔

اس موقع پر اپنی مہربان لالہ مکندی لال صاحب گماشتہ جناب راجہ جوتی پرشاد صاحب رئیس جگادھری کا شکریہ ادا کرتا ہوں آپ کی امداد سے کم از کم اسّی مرتبہ مجھکو بنک کی آمدورفت کے خرچہ سے نجات ملی اور جب کبھی مجھے روپیہ کی ضرورت ہوئی بلا خیال اس کے کہ بنک سے روپیہ برآمد ہو برابر اپنے کام کو خوش اسلوبی سے انجام دیتا رہا۔

مستقل سرمایہ ۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۲۷ء تک سرمایہ مستقل صمالعہ ۹/ ۱۲ ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۲۹ء تک سرمایہ مستقل سماحہ ۹/ ۔ ۳۰ جون سنہ ۱۹۳۰ء تک سمالیہ ۹/ ۸ اور ۳۰ نومبر ۱۹۳۱ء تک سمالہ ۹/ ۴

گزشتہ چار سال میں سرمایہ مستقل میں صرف صمالعہ ۱۲ کی بیشی بہ الفاظ دیگر یہ ظاہر کرتی ہی کہ اس فنڈ کا سرمایہ مستقل میں کوئی بیشی نہیں ہوئی جس کے مضطربانہ اور دلخراش اسباب میری ہم صفیر سابقہ فنانشل سکریٹری صاحبان اپنی فصیح رپورٹوں میں ارقام فرما چکے ہیں اور جس کا زبردست راز رسالہ بھٹناگر سماچار ماہ جولائی و اگست سنہ ۱۹۳۱ء میں افشا ہو چکا ہی۔ میری دو سالہ مدت انجام دہی خدمات میں باوجود کوشش بلیغ کے کوئی معقول رقم قابل ایزادی سرمایہ مستقل میسر نہ آسکی

اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ فیاض اصحاب برادری حاجت مندوں کی فوری امداد زیادہ مستحسن تصور فرماتے ہیں۔ تاہم بہ نظر ازدیادی سرمایہ مستقل دو سال کا سود امانت ہائے میعادی تعدادی مبلغ اماله للعہ ہنوز برآمد نہیں کیا ہے۔ اور زر اصل میں شامل کر کے بغرض حصول سود امپیریل بنک میں جمع کر رکھا ہے۔ لیکن معزز اصحاب برادری لکھنؤ و سیتاپور کے قیمتی وظائف جو سنہ ۱۹۳۰ء میں تقسیم ہوئے معطی صاحبان نے اندر میعاد مختتمہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۳۱ء مرحمت نہیں فرمائے جس کی وجہ سے ۳۰ جون سنہ ۱۹۳۱ء تک کی امید افزا آمدنی تعدادی مبلغ اعلمامہ ؎ میں سے صرف اعمامے ؎ سال رواں کے اخراجات کو بچا۔ جس کی وجہ سے مندرجہ صدر رقم مستقل فنڈ کو منتقل نہ ہو سکی۔ اور نہ روز افزوں اخراجات کی ہی کفیل ہو سکی۔

مستقل آمدنی سنین زیر رپورٹ میں سود امانت ہائے کی کل آمدنی الساعہ ؎ ہوئی جس میں سے مبلغ اماله للعہ بدستور موجود ہے صرف عماللعہ خرچ کرنے کی نوبت آئی ہے۔ جس کا اوسط سالانہ صرف ماہر عہ ہوتا ہے جو بہ مشکل ہی ایک لڑکے کی امداد یا دو بیواؤں کے گزارہ کو کافی نہیں۔ در واقع بحالت موجودہ فنڈ کی حالت قطعی ناقابل اطمینان ہے۔ تاہم چند رحیم اور دریا دل اصحاب برادری اپنی اولوالعزمی سے زر کثیر

عطا فرما کر امداد فرما رہے ہیں جو ہر قسم کی امداد میں صرف کیا جا سکتا ہے، سچ تو یوں ہے کہ کارکن کمیٹی صدر سبھا ہند کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا۔

امسال ۵ ستمبر ۱۹۳۱ء کو حسب سفارش کمیٹی اوپکارک فنڈ بہ نظر ابزادی آمدنی سود سرمایہ مستقل آئندہ ساڑھے چھ فیصدی والے سرکاری بانڈوں میں لگائے جانے کی منظوری دیدی ہے اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر کوشش کی گئی کہ قلیل سرمایہ زیادہ سودمند طریقہ سے کام میں لایا جائے لیکن امپریل بنک کی موجودہ قواعد وضوابط سدراہ ہوئی اور سر دست ابزادی سرمایہ کا خیال ملتوی کرنا پڑا کیونکہ بنک نے جز سودی قرضہ کے شکل میں روپیہ واپس دینے کے علاوہ ہماری استدعا کو منظور نہیں کیا اور اس شکل میں کوئی فائدہ نہ تھا۔

ترقی مستقل فنڈ کی کوشش :-

یاں لب پہ لاکھ لاکھ سخن اضطراب میں،
واں ایک خامشی رہی سب کے جواب میں

سنین زیر رپورٹ میں چند مرتبہ ڈپوٹیشن بغرض وصول زرموعودہ مختلف مقامات پر پہونچی۔ چند مرتبہ جناب پریسیڈنٹ صاحبان بھٹناگر صدر سبھا ہند نے بھی شرکت فرمائی اور مختلف مقامات پر بہ ہمراہی ڈپوٹیشن دورہ فرمایا۔ وعدہ کنندگان عطیہ اُپکارک فنڈ کی خدمت میں

بہ اوقات مختلف یاد دہانیاں ارسال کیگئیں۔ چند مرتبہ اپیلوں کی صورت میں فنڈ کی حالت زار کا اظہار کیا گیا لیکن کوئی کوشش کارگر ثابت نہوئی اسی پر اکتفا نہیں بلکہ چند بار بمقام دہلی میرٹھ۔ مراد آباد۔ خورجہ۔ لکھنؤ وغیرہ میمبران کمیٹی اُپکارک فنڈ و بعض میمبران و عہدہ داران صدر سبھا ہند اس امر پر غور کرنے کیلئے جمع ہوئے کہ کس طرح شاہد مراد کا جلوہ نظر آئے۔ لیکن اسباب مانع فراہمی زر موعودی کا کوئی موثر نسخہ تجویز نہ ہو سکا اور نہ اصحاب برادری کی فیاضی کو ہیجان میں لایا جا سکا۔

مفصل فہرست بقایا بالغرض آگاہی عام رسالہ بھٹناگر سماچار بابتہ ماہ جولائی و اگست ۱۹۳۱ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اشاعت کے بعد کوئی حبہ وصول نہیں ہوا اس ضمن میں عالی جناب بابو برہم سروپ صاحب پرنسپل سناتن دھرم کالج علی گڑھ اور جناب بابو برج بھوشن لال صاحب ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل پٹنہ کے اسمائے گرامی خاص شکریہ کے مستحق ہیں آپ صاحبان نے اپنی جیب خاص سے زر کثیر صرف فرما کر ڈپوٹیشن ہائے کی سرپرستی فرمائی بابو جگت جیون لال صاحب بی اے سکریٹری بھٹناگر سبھا دہلی۔ ڈاکٹر شمبھو پرشاد صاحب و بابو للتا پرشاد صاحب پریسیڈنٹ لکھنؤ۔ بابو جے پرکاش رائے صاحب بی اے ایل ایل۔ بی وکیل و میونسپل کمشنر سنبھل و جنرل سکریٹری بھٹناگر صدر سبھا ہند و بابو موہنی سروپ صاحب رئیس سکندر آباد و بابو ملجیت سنگھ

صاحب بی اے رئیس بریلی و دیگر معزز اصحاب و میمبران کمیٹی کے نمایاں خدمات قابل شکریہ ہیں

چار آنہ فی گھر کا عطیہ بموجب قواعد نافذ الوقت یہ عطیہ ہر بھٹناگر خاندان سے بحساب چار آنہ فی سال وصول ہونا چاہئے لیکن سنہ ۱۹۲۴ء لغایتہ سنہ ۱۹۲۷ء اس مد میں صرف ۹ ؎ ۱۲ ؍ وصول ہوکر ۳۰ جون سنہ ۱۹۳۱ء تک کوئی حبہ وصول نہوا۔ سال ۳۱-۱۹۳۰ء میں ۹ ؎ ۱۲ ؍ وصول ہوئے کل آمدنی کا اوسط قریب ۶؍ سال ہونا اس امر کا ثبوت ہے کہ یہ کثیر المنفعت ذریعہ آمدنی مقامی سبھاؤں یا جابجا فنڈ کے ہمدرد موجود نہ ہونے کی وجہ سے اس قدر سود مند ثابت نہیں ہوا۔ جتنا کہ امید کیجاتی تھی۔ بحالت موجودہ اگر طلبا اس جانب توجہ کریں تو تعطیل موسم گرما میں جابجا سے کافی رقوم وصول ہونے کی امید ہو سکتی ہے۔ گزشتہ دو سال میں جو کچھ وصول ہوا وہ محض ہمارے معزز ایڈیٹر صاحب بھٹناگر سماچار کی پُر اثر تحریرات و بہ تقریب دورہ سحر بیانی کی بدولت۔

دان بموقعہ سنسکار ہائے اس مد سے سنین زیر رپورٹ میں ال ۹ ؎ ۱۲ ؍ کی آمدنی ہوئی جو قریب قریب سرمایہ مستقل کے سود کی برابر ہے اس مد میں یکم جنوری سنہ ۱۹۳۰ء لغایتہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۳۱ء مبلغ ۹ ؎ ۴ ؍ کی آمدنی ہے۔ تاہم یہ کہنا بیجا نہ ہوگا اس وقت تک اُپکارک فنڈ اس مد سے اس قدر تحصیل وصول نہ کر سکا جو اُس کا واقعی حق تھا اگر اصحاب برادری بہ موقعہ تقاریب اس مستحق کی جانب

بھی توجہ مبذول فرمائیں تو ایک طرف قوم کی کافی امداد ہو سکے اور دوسری طرف ثواب عظیم حاصل ہو۔

لکھنؤ۔ جھانسی۔ سوائی مادھوپور سے اس قسم کی بھی اطلاع موصول ہوئی ہیں کہ بہ موقعہ تقاریب شادی اُپکارک فنڈ کو واقعی عطیات دئے گئے۔ مگر حیرت ہی نہیں بلکہ افسوس بالائے افسوس ہی۔ کہ وہ اُپکارک فنڈ کے دفتر تک نہ پہونچے؛

آمدنی چندہ سالانہ و ماہوار — اُپکارک فنڈ کی آمدنی کا سرچشمہ اور تقسیم وظائف و امداد بیوگان کا منبع یہی مد ہے لیکن سنین زیر رپورٹ میں کل صما ۵ وصول ہوئے جس کا اوسط سالانہ لعہ ۵ ہوتا ہی۔ فی الواقع اس مد کی آمدنی سب سے زیادہ مایوس کن ہے اسکی بڑی وجہ ہماری عدم فرض شناسی کہی جا سکتی ہی۔ اگر بھٹناگر ڈائرکٹری جو اگرچہ ہنوز تکمیل کو نہیں پہونچی ہی۔ صحیح مان لی جائے تو برادری کے گھروں کی تعداد زاید از ایکہزار ہوتی ہی لہذا ۲ ر ماہوار چندہ کے حساب سے الصما ر سالانہ آمدنی کا تخمینہ بیجا نہیں ہو سکتا ممکن ہی کہ اس قلیل رقم کو بھی بہت سے گھرانہ ادا نکر سکیں تاہم سرمایہ داروں اور امرا کے گراں بہا اور معقول چندہ اس کا نعم البدل ہو سکتے ہیں۔ برخلاف اس کے مندرجہ حاشیہ بقایا

بقایا چندہ سالانہ — ملاحظہ ہو تفصیل ۲ باوجود کوشش سعی بلیغ باقی چلی جا رہی ہے۔

بقایا چندہ ماہوار — مندرجہ بھٹناگر سماچار جولائی اگست ۱۹۳۶ء حاضرین و شرکا کانفرنس کی فیاضانہ توجہ اس جانب مبذول کرائی جاتی ہی اور گزارش ہی کہ اگر حاضرین کی رائے میں یہ

رقوم ناقابل وصول ہیں تو خارج از حساب کر دینا زیادہ اچھا ہے بجائے اس کے کہ اجرا یا دد ہانی کے خرچہ سے صرفہ ٹکٹ ڈاک میں اضافہ کیا جائے۔

بابو بلاقی داس صاحب پنشنر رئیس اسلام نگر ضلع بجنور اور کالیستھ بھوشن منشی بلونت سہائے صاحب پنشنر مقام بیکانیر وہ ہستیاں ہیں کہ جنھوں نے زمانۂ انعقاد کانفرنس سکندرآباد سے اس وقت تک کل زر چندہ موعودہ مرحمت فرما کر فنڈ کو زیر بار احسان کیا ہے اور آپ حضرات شکریہ کے بدرجۂ اولیٰ مستحق ہیں آمدنی گمنام برادری میں ایسی فیاض ہستیاں بہت سی ہیں کہ جن کی خیرات اور دان کے حالات زیادہ تر قلم اور قرطاس سے بے نیاز ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ سچا دان اور خیرات وہ ہے کہ تشہیر کی نمائش گاہ میں نہ آئے چنانچہ ایکارک فنڈ کی تاریخ میں بھی ایک نوجوان اسی صنف میں دکھائی دیتا ہے جس کی ہمت حاتمانہ سے ہمارے حساب میں آمدنی گمنام کا گراں بہا عطیہ اس وقت وصول ہوا جبکہ ایکارک فنڈ کی ناؤ بھنور میں آچکی تھی۔ اس انفرادی امداد سے جو کچھ امداد پہونچی وہ اظہر من الشمس ہے۔ اس مد میں کل آمدنی الماعہ تک پہونچی ہی اگر میرے جانشین مستقل مزاجی سے ایسے فیاضوں کی تلاش کرتے رہے تو کیا تعجب کہ اس سے زیادہ گراں بہا عطیہ بخشنے والے اصحاب میسر آجائیں امداد بغرض تقسیم وظائف گزشتہ پانچ سال میں اس مد میں مبلغ الصما عہ للعہ وصول ہوئے جس کا اوسط سالانہ آمدنی ماعہ باکسر زائد از عسہ ماہوار

ہے اور سب سے زیادہ دل خوش کن ہے۔ تاہم یہ قوم ایسی جماعت کی تعلیم کیلئے کیا کفیل ہو سکتی ہے جس میں سے ۶۹٫۸ فیصدی تعلیم سے قطعی بے بہرہ ہوں اور جس کو تعلیمیافتہ طبقہ کہا جائے اُس میں بھی ۶٫۵ فیصدی اعلیٰ التعلیم کا فخر رکھ سکتی ہوں۔ مابقی ۲۳٫۷ کی تعلیم صرف ادنیٰ التعلیم تک محدود ہو۔

دان بہ موقعہ تیوہارات اور اُپکارک فنڈ ڈے } اُپکارک فنڈ کی روز افزوں متغیر حالت دیکھکر ہمارے موجودہ راہ بر اور صدر انجمن نے متاثر ہوکر اپنے انتخاب عہدہ پریسیڈنٹی کے عین مابعد جو ہدایت فرمائیں اُنکی تعمیل میں ۱۹۲۹ء سے یہ نیا طریقہ چندہ کی فراہمی کا اختیار کیا گیا کہ بموقعہ تیوہار یم دوتیا و ہولی برادری کی خدمت میں بغرض امداد اپکارک فنڈ اپیل مطبوعہ مرسل ہوکر کیسہ گدائی پیش کیا جائے اس طریقے کو بھٹناگر صدر سبھا ہند نے اپنے جلسہ سالانہ ۱۹۳۰ء میں مستحسن تصور فرمایا اور آئندہ بہ موقع تیوہار یم دوتیا تمام ہندوستان کی بھٹناگر برادری میں اُپکارک فنڈ ڈے منائے جانے کی تجویز منظور فرمائی چنانچہ ۱۹۲۹ء و ۱۹۳۰ء میں اس مد سے الـ ۸۹/۶ (یعنی تیوہارات ما۸ع/۹ اور اپکارک فنڈ ڈے الـ۱۸/۹) اور کچھ آمدنی بہ شکل امداد بغرض تقسیم وظائف بھی ہوئی جو اصل مد میں شامل کردی گئی ہے۔

اس تحریک میں اصحاب برادری نے جس خلوص اور ہمدردی سے حصہ لیا وہ حوصلہ افزا ہے معزز اصحاب برادری نے جزوی رقوم جس میں اب تک کا

عطیہ شامل ہے۔ اپنی اپنی مقامی برادریوں سے اکٹھا کر کے مرحمت فرمائیں لیکن اس امر کا بیحد افسوس رہا کہ گدایان برادری کی آواز بصورت مضامین نہ گونج سکی اور چند مقامات سے باہر نہ نکلی جس کی وجہ سے آمدنی تخمینہ سے بہت کم ہوئی۔ لیکن سال حال میں بوجہ انعقاد اجلاس ہذا کوئی اپیل شائع نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے اکثر مقامات سے اس اپیل کی اشاعت نہ ہونے کی شکایت موصول ہوئیں اور سمانہ۔ بیکانیر۔ کوٹہ وغیرہ مقامات سے بہ تقریب تیوہار یم دُتیا خردی رقوم عطیہ وصول ہوئیں اس سلسلہ میں معزز اصحاب برادری شملہ کی قابل ستائیش امداد کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ اس مقام پر اکثر اصحاب نے اپنی نصف یوم کی تنخواہ اس فنڈ میں ادا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ امید ہے کہ ہماری اس فروگزاشت کا نعم البدل اجلاس ہذا میں مل جائیگا۔

فراہمی چندہ میں اصحاب ذیل خصوصیت سے شکریہ کے مستحق ہیں۔

(۱) بابو جگ جیون لال صاحب بی اے سکریٹری بھٹناگر سبھا شہر دہلی

آپ نے شہر دہلی میں اپنے دوستوں کو ساتھ لیکر الکارک فنڈ کے لئے برادری میں جھولی ڈالکر بھیک مانگی۔ اور خاصی رقم فراہم کر کے تعداد زر وصول شدہ سے ہر روزہ اطلاع بخشی۔ اس ایثار کی دوسری مثال کا لیستھ برادری میں دیکھنے میں نہیں آئی۔

(۲) بابو لال جی پرشاد صاحب بھٹناگر راج کشمیری دروازہ دہلی

(۳) بابو جگدمبا پرشاد کاشو صاحب دہلی۔

(۴) بابو برج بہاری لال صاحب الہ آباد۔

(۵) بابو لچھمن سروپ صاحب رئیس بجنور۔

(۶) بابو بھگوتی سرن صاحب سکریٹری بھٹناگر سبھا بریلی۔

(۷) بابو لکشمی نراین صاحب سینٹری انسپکٹر بھرت پور۔

(۸) کالیستھ بھوشن منشی بلونت سہائے صاحب بریکانیر

(۹) بابو رگھنندن سہائے صاحب رہتکی مقیم پٹیالہ بہر سنہدی دروازہ

(۱۰) ڈاکٹر بال مکند صاحب میڈیکل آفیسر سمانہ پٹیالہ

(۱۱) بابو رام چندر سہائے صاحب اکاونٹینٹ انہار جھانسی۔

(۱۲) بابو کرنا کشن صاحب پنشنر انجنیر حصار۔

(۱۳) بابو موہنی سروپ صاحب رئیس سکندر آباد } ہر دو اصحاب کی وصول کردہ رقوم
(۱۴) بابو جے پرکاش رائے صاحب میونسپل کمشنر ووکیل سنبھل } کی تعداد کثیر ہے۔

(۱۵) بابو برج بہاری لال صاحب سکریٹری بھٹناگر سبھا شملہ۔

(۱۶) بابو سری کشن صاحب سکریٹری بھٹناگر سبھا فیروز پور۔

(۱۷) بابو رام گوپال صاحب آفس سپرنٹنڈنٹ میونسپل بورڈ کانپور۔

(۱۸) بابو کیشو داس صاحب پنشنر صدر بازار کرنال۔

(۱۹) بابو متھرا پرشاد صاحب سکریٹری بھٹناگر سبھا کوٹہ۔

(۲۰) بابو گوبند پرشاد صاحب سکریٹری بھٹناگر سبھا مراد آباد۔

(۲۱) بابو کرشن گوپال سنہا صاحب جوائنٹ سکٹیری کمیٹی استقبالیہ کانفرنس ہذا

اکثر اصحاب مندرجہ صدر نے اپنی مقامی برادری کے عطیہ۔ فیس منی آرڈر جیب خاص سے لگا کر ادسال فرمایا ہے۔

اس موقعہ پر میں حاضرین کی توجہ قابل قدر امداد ممبران اُپکارک کلب دہلی وشملہ پر دلانے کی ضرور جرأت کروں گا۔ اس معزز کلب نے جس اولالعزمی سے امداد فرمائی اور آئندہ ہمیشہ زیر بار احساں بنانیکا تہیہ کیا ہے اُس کا مفصل حال میرے دوست جناب جنرل سکریٹری صاحب گوش گزار فرمائیں گے، تاہم میں منجانب اُپکارک فنڈ سب کمیٹی یہ تجویز پیش کروں گا کہ منجانب بھٹناگر کانفرنس لکھنؤ اُپکارک فنڈ کے سرمایہ سے کم از کم پانچ تمغہ طلائی اُن بھٹناگر نوجوانوں کو عطا فرمائے جن کی سعی اور جانفشانی سے یہ تحریک کامیاب ہوئی اور جن کے ایثار و اعانت کی زندہ مثال آج بھی موجود ہے۔

اس ضمن میں میں اپنے واجب التعظیم اوستاد مولانا گرامی صاحب پروفیسر میرٹھ کالج۔ مولوی برکت شیر خاں صاحب ادیب میرٹھی اور منشی سلطان احمد صاحب سلطان کاٹھوی کا تہِ دل سے شکریہ ادا کروں گا۔ آپ صاحبان کی امداد اور توجہ فرمائی سے میں حسب ضرورت پُردرد اور دل ہلا دینے والی منظوم اپیل بغرض فراہمی چندہ اُپکارک فنڈ شائع کر سکا۔

------------ جناب خان بہادر مولنا مولوی محمد حسین صاحب

شوق زیدی پنشنر ڈپٹی مجسٹریٹ نہر گنگ کا خصوصیت سے رہین احساں ہوں کہ آپ کی امداد سے رپورٹ ہذا اس شکل میں ہدیہ ناظرین کیجارہی ہے۔

بابو نراین سروپ صاحب گمنام بی اے رئیس سکندر آباد۔ منشی گھبیر سہائے صاحب رامپوری المتخلص بہ قلم۔ ڈاکٹر نانک چند صاحب پٹیالہ کا بہ صدق دل شاکر ہوں کہ آپ صاحبان نے وقتاً فوقتاً ایکارک فنڈ کی ترقی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے رسالہ بھٹناگر سماچار میں اپنی موثر نظمیں شائع کراکر میری غائبانہ امداد فرمائی

واپسی زر وظیفہ بعد تکمیل تعلیم اس مد میں گزشتہ دو سال میں ماللعہ روپیہ وصول ہوا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ ابھی تحریک تقسیم وظائف ابتدائی حالت میں ہے۔ کچھ طلبہ ناقابل کاروبار اور زیر تعلیم ہیں لیکن ایسی تعداد بھی موجود ہے جو بفضلہ بعد کامیابی فارغ التحصیل ہوکر چین سے بسر کررہی ہے لیکن بدقسمتی سے باوجود یاد دہانی واپسی زر امداد کیلئے اپنی ذمہ داری محسوس نہیں کرتی ہے۔ اپنے ان عزیز نونہالان قوم سے حسب سال گزشتہ امسال بھی مکرر استدعا کرونگا کہ اگر وہ کچھ مزید امداد فنڈ کو نہ دے سکیں تو کم از کم اپنے اس قرض حسنہ سے نو سبکدوشی کی کوشش کریں۔

اس ضمن میں احقر کے نزدیک وہ دستور العمل جس پر اس وقت سیاوات فنڈ چلایا جارہا ہے اور جو بعینہٖ اسی فنڈ کی ہمشکل ہے۔ بہت مناسب ہے۔

اگرچہ جناب شوق صاحب مدظلہ العالی جن کے قومی درد سے کون ہی جو واقف نہیں ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ انجمن وظیفہ سادات اور انجمن الفرض علی گڑھ کو بھی یہی شکایت ہے کہ فارغ التحصیل طلباء اپنی ذمگی رقم ادا کرنے میں الیسی ہی کوتاہی کرتے ہیں جیسا کہ مجھے شکایت ہی۔ غرضکہ ؎

خدا کے واسطے پردہ نہ کعبہ سے اُٹھا ظالم
کہیں الیسا نہ ہو یاں بھی وہی کافر صنم نکلے

اس لئے سوا اس کے اور کیا عرض کروں کہ وصول زر کیلئے مناسب تدابیر سوچنا اُتنا ہی اہم ہے جتنا فراہی چندہ۔

(اخراجات)

تقسیم زر امداد دفتر اکاکارک فنڈ سے جو روپیہ امداد بیوگان یا وظائف طلباء میں صرف ہوا اُسکا کچھ حصہ بالواسطہ تقسیم ہوا اور کچھ بلاواسطہ۔ رسیدات پابندگان ہر ایک رقم کیلئے باقاعدہ حاصل کی گئیں ہیں اور بغرض معائنہ اڈیٹر صاحبان۔ پیش کی جاتی رہی ہیں کسی قدر یہ شکایت ضرور ہے کہ بعض ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صاحبان نے پابندگان زر کی رسیدات بغرض شمول مثل مرحمت نہیں فرمائی جس کی نسبت طلباء سے براہ راست حصول زر کی تصدیق مجبوراً کافی متصور کیگئی۔

امداد بیوگان اُپکارک فنڈ کی تمام تحریک میں سب سے زیادہ اہمیت بیوگان کی درخواست کو دی جاتی ہے۔ اگرچہ اس کام کیلئے کوئی خاص حصہ آمدنی مخصوص نہیں ہے تاہم وقت تقسیم امداد سب سے پہلے اُپکارک فنڈ سب کمیٹی ایسی درخواستوں پر غور کرتی رہی ہے۔ کیونکہ ابتدائے فنڈ اس ہی یا ایسے ہی جیسے دوسری ضرورتوں کو محسوس کرکے ڈالی گئی ہے۔ مندرجہ ذیل اعداد و شمار قابل ملاحظہ ہیں۔

سال	درخواست موصولہ	منظور شدہ	زر امداد مجوزہ	
(۱) سنہ ۱۹۲۶ء	۱	۱	سے	
(۲) سنہ ۱۹۲۷ء	۲	۲	ماعہ	
(۳) سنہ ۱۹۲۸ء	*	۳	مااللعہ	* صحیح تعداد معلوم نہ ہو سکی۔
(۴) سنہ ۱۹۲۹ء	۲	۲	ماعہ	اماعہ
دوران اسی سال		۱	ہے	
(۵) سنہ ۱۹۳۰ء	۶	۶	سماہوسے	
(۶) سنہ ۱۹۳۱ء	۷	۶	اماعے	
میزان	۱۹	۲۱	الساعے	

سنین زیر رپورٹ میں کل آمدنی کا قریب دس فیصدی اس مد میں صرف ہوا منجملہ ۲۱ بیوگان کے ایک بیوہ مقیم اندور کی امانت محتاج تصدیق

مزید تھی جو آئندہ تصدیق نہ ہونے پر زر امداد کی تقسیم کی نوبت نہ پہونچی
اور ایک بیوہ کو قدرت نے امداد کا محتاج نہ رکھا اور اس کی وفات پر
رقم مجوزہ بچت میں رہ گئی۔

تقسیم وظائف اس مد کے اخراجات کیلئے آمدنی کسی صورت میں کفایت نہیں کرتی۔ قایمی فنڈ سے ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۹ء تک مبلغ ال ۹ صرف ہوا آئندہ سال مختتمہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۳۰ء میں اسی رقم کی برابر صرف ہوا۔ گزشتہ سال مختتمہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۳۱ء تقسیم زر میں سب سے زیادہ رہا۔

اگرچہ اس مد کے اخراجات کیلئے بھی مثل امداد بیوگان کوئی مخصوص حصہ آمدنی صرف نہیں ہوتا ہے تاہم سنہ ۱۹۲۶-۲۹ و ۳۰ و ۱۹۳۱ء میں علی التواتر ۳۳ و ۱ر۶۰ و ۵ر۷۰ فیصدی آمدنی کا اس مد میں صرف ہوا اور سال رواں میں بعد محفوظی سرمایہ مستقل باوجود کل زر تحویل طلبا اور بیواؤں کی امداد میں تجویز کئے جانے کے بھی چند درخواستیں نظر انداز کرنی پڑیں۔

اعداد و شمار حسب ذیل ہیں

سال عیسوی	درخواست موصولہ	درخواست منظور شدہ لڑکے	درخواست منظور شدہ لڑکی	رقم منظور شدہ برائے تقسیم لڑکے	رقم منظور شدہ برائے تقسیم لڑکی	میزان روپیہ
سنہ ۱۹۲۶ء	۷۰	۴	۰	مار	۰	مار
سنہ ۲۷ و ۲۸ء	۷	۵	۰	سا۹	۰	سا۹

سال	درخواست موصولہ	درخواست منظور شدہ لڑکے	درخواست منظور شدہ لڑکی	رقم منظور شدہ برائے تقسیم لڑکے	رقم منظور شدہ برائے تقسیم لڑکی	میزان
سنہ ۲۸و۲۹ء	۰	۱۰	۰	صمالعہ	۰	صمالعہ
سنہ ۲۹و۳۰ء	۲۵	۱۴	۱	العہ ۔/	ماہر	الماعہ ۔/
سنہ ۳۰و۳۱ء	۲۷	۱۴	۳	العہ ۔/	ماہہ	السالعہ ۔/
سنہ ۳۱و۳۲ء	۴۱ سابقہ ۲ سال	۱۷	۲	الماللعہ ۔/	ماعہ	السالعہ ۔/
میزان کل	۱۷۲	۶۴	۶	للعہ اماصہ ۔/	صماعہ	صمساعہ ۔/

مفصل نقشہ پانیدگان وظائف رپورٹ ہذا میں بطور ضمیمہ شامل ہے۔

تعداد مندرجہ صدر میں ہر قسم کے طلبار پائے جاتے ہیں۔

صنعت وحرفت ۔ اورنٹیل تعلیم سنسکرت ۔ انجنیری تعلیم نسواں ٹیکنیکل انجنیری ۔ اعلی تعلیم داخلۂ ڈپارٹمنٹیل کلاس ہائے کے طلبار کی درخواستوں پر خاص طور سے غور کیا گیا ہے گزشتہ دو سال میں کسی طالب علم میڈیکل اسکول کی کوئی درخواست باوجود اعلان خصوصی کے فنڈ کے دفتر میں نہیں پہونچی ۔ مندرجہ صدر صنف میں بہت کم طلبہ نے دلچسپی ظاہر کی اس وجہ سے زیادہ تر وظائف کالج اور ہائی اسکول اور اپر پرائمری جماعتوں کے حصہ میں آئے ۔ بموجب ریزولیوشن پاس کردہ اگرہ کانفرنس تعلیم نسواں کا خصوصیت سے لحاظ رکھا جاتا ہے۔

برادری کے نوجوانوں میں تاریخی تحققات کا شوق پیدا کرنے کیلئے منجانب صدر سبھا ہند طلائی اور نقرئی تمغوں کے دئے جانے کے اعلان کئے گئے لیکن

اس طرف بھی رجحان نہیں پایا گیا۔ صرف میرٹھ کالج کے ایک نوجوان نے فنافی القوم محسن برادری حاتم دوراں جناب راجہ ٹکیٹ رائے صاحب نائب نواب صوبہ اودھ کی سوانحمری لکھکر ایک نقرئی تمغہ حاصل کیا۔

تقسیم وظائف کے اعداد و شمار ظاہر کر رہے ہیں کہ اُپکارک فنڈ اپنے اغراض و مقاصد کی تکمیل میں ہنوز قطعی ناکامیاب رہا ہے جس کی ذمہ داری کے بارگراں سے کارکنان بری نہیں ہو سکتے۔

پابندگان وظائف کی نگرانی دو سال سے اس امر کی خاص طور سے نگرانی کی جاتی ہے کہ جن طلبار کو فنڈ سے وظیفہ دیا جائے ان کی ترقی کے حالات معلوم رہیں۔ اس امر کو مدنظر رکھکر کالج اور اسکولوں کے پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر صاحبان سے نتائج امتحان منگا کر ممبران کمیٹی کے ملاحظہ کو پیش کئے جاتے ہیں

سنہ ۳۰-۱۹۲۹ء میں صرف ایک طالب علم Re-Examination میں رہا ایک کا نتیجہ معلوم نہوا۔ بقیہ جملہ طالب علم پاس ہوئے اور سال گزشتہ مختتمہ ۳۰ رجون سنہ ۱۹۳۱ء میں۔

ایک لڑکا فیل ہوا۔

ایک طالب علم نے دوران سال میں تعلیم بند کردی۔

ایک طالب علم Compartment میں آیا۔

دو طلبار کے وظائف دوران سال میں بند کئے گئے۔

ایک طالب علم پراونشل امتحان (ڈپٹی کلکٹری میں شامل نہ ہو سکا۔
باقی گیارہ طلبار کامیاب ہوئے۔

طریقہ تقسیم وظائف وامداد بیوگان قبل از انعقاد جلسہ اُلکپارک فنڈ
سب کمیٹی جو بالعموم ماہ جولائی واگست میں منعقد ہوتی رہی ہے بغرض
آگاہی عوام لیڈر جیسے مشہور اخبار میں نوٹس طلبی درخواست ہائے شائع
ہونے کے علاوہ اصحاب برادری سے بھی طلبی درخواست ہائے کی گزارش
کی جاتی رہی ہے۔ طلبار کی درخواست مجوزہ فارم پر جو دفتر فنڈ سے مفت
ملتا ہی وصول ہو کر اصحاب برادری کی تصدیق اور کالج اور اسکول کے
ہیڈ ماسٹر صاحبان کی سفارش پر غور فرما کر تقسیم وظائف وامداد کا فیصلہ
ہوتا رہا ہی سنین زیر رپورٹ میں مستحق حاجتمندوں کو فوری امداد بغرض
خرید کتب وغیرہ بشرط گنجائش فنڈ ملتی رہی ہے۔

مندرجہ صدر طریقہ مشتہری نوٹس تقسیم وظائف زیادہ مستحسن نہ ہونے
کی وجہ سے گزشتہ دو سال سے یہ طریقہ مسدود کر کے مطبوعہ سرکلر لیٹر ممالک متحدہ
آگرہ واودھ۔ پنجاب۔ دہلی۔ ریاست ہائے راجپوتانہ ودکن کے اسکول اور
کالجوں کے علاوہ ہندوستان کے مشہور کالج صنعت وحرفت میڈیکل۔
وغیرہ وغیرہ میں بھیجے جانے کے علاوہ اکثر اصحاب برادری کی خدمت میں بھی
روانہ کئے جاتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحبان کثیر الاشاعت رسالہ واخبارات اُوشا

دہلی۔ کالیستھ کانفرنیس گزٹ گوالیار۔ بھٹناگر سماچار سنبھل۔ آفتاب فیض آباد بھارت دہلی۔ چھتری میرٹھ۔ رفیق پٹواریان میرٹھ۔ کالیستھ ہتکاری گوالیار ماتھر پترکا آگرہ سے بلا اُجرت اشاعت کی استدعا کی گئی۔

مندرجہ بالا اخبارات کے اڈیٹران کا تہ دل سے شاکر ہوں کہ آپ صاحبان نے اپنے اپنے قیمتی کالموں میں سرکلر شائع فرما کر رہین احسان بنایا۔ اور جس کی وجہ سے برادری کے مستحق اور احتیاج مند طلبا کی درخواستیں ہر جگہ سے موصول ہوئیں۔ لیکن بہ استثنا اخبارات بھارت دہلی و رفیق پٹواریان میرٹھ و کالیستھ ہتکاری گوالیار

اس موقع پر مشتہری نوٹس وظائف میں جس خلوص اور ہمدردی سے جناب مسٹر سری واستو صاحب سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ لیدر اسکول میرٹھ اور جناب اڈیٹر صاحب چھتری میرٹھ نے غائبانہ امداد کی اس کیلئے میں آپ صاحبان کا بالخصوص زیر بار احسان ہوں۔ مسٹر سری واستو صاحب نے اپنے اسکول کے نوٹس داخلۂ طلبا میں اُپکارک فنڈ کا خصوصیت سے تذکرہ فرمایا اور یہ نوٹس بہ تعداد کثیر جگہ بجگہ مشتہر ہوا ہے۔

بعض اوقات مستحق غیر بھٹناگر طلبا کی درخواستیں بھی موصول ہو جاتی ہیں۔ اُنکو بدرجہ مجبوری اطلاع دینی پڑتی ہے کہ یہ فنڈ بھٹناگر طلبا کے لئے مخصوص ہے۔

انتظام وظائف حسب ہدایات وصی اُپکارک فنڈ سب کمیٹی اُن تمام خدمات

کی انجام دہی کیلئے جو بموجب قاعدہ ۱۲ ضمن ۱۲ قواعد اولکپارک فنڈ اُس کو تفویض کئے گئے ہیں بخوشی تیار رہتی ہے۔ چنانچہ مبلغ ایک ہزار روپیہ بغرض تقسیم وظائف چند شرائط پر اُلکپارک فنڈ کی تحویل میں آیا ہے یہ روپیہ بموجب ریزولیوشن نمبر ۱ پاس کردہ کمیٹی فنڈ منعقدہ ۱۸ اگست ۱۹۲۹ء بدیں تفصیل کہ پانچصد روپیہ ایک طالب علم اور سیر کلاس روڑکی کالج اور پانچصد روپیہ ایک دوسرے طالب علم ٹیکنیکل انجنیرنگ کلاس دیال باغ آگرہ کو بہ تحریر اقرار نامہ وضمانت نامہ رجسٹری شدہ دیا گیا ہے۔ اول الذکر وہ ممتاز طالب علم ہے جس نے گزشتہ امتحان اورسیری میں برادری کا نام روشن کیا اور زیادہ سے زیادہ جو اعزاز مل سکتا تھا وہ حاصل کیا۔ اس سے زیادہ شاندار کامیابی تاریخ قائمی انجنیرنگ کالج روڑکی سے اس وقت تک کسی دوسرے طالب علم کو میسر نہ آئی اس مایۂ ناز فرزند قوم کی عکسی تصویر کا بلاک چند ماہ ہوئے دفتر الکپارک فنڈ میں آچکا ہے۔ لیکن مجھکو اس امر کی بیحد مسرت ہے۔ کہ میں اپنی اس رپورٹ کے ساتھ اُس کی اشاعت بھی کر رہا ہوں۔

دوسرا ہونہار لڑکا اپنی کلاس کے تیسرے سال میں تعلیم پا رہا ہے۔ اس وقت تک اُس کی کامیابی میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ میں پرماتما سے دست بدعا ہوں کہ جس خوشی سے عطیہ دہندہ نے بلا کسی شہرت نام آوری مجھکو ایکہزار روپیہ نقد دیا اُسکو بلا میری اطلاع دئے ہوئے یہ معلوم ہو جائے کہ اُسکا عطیہ ایسے

B. ROOP KISHORE BHATNAGER,

AMROHA (MORADABAD)

APPRENTICE OVERSEER.

GANGES CANAL, NORTHERN DIVISION,

ROORKEE.



حاجتمندوں کو دیا گیا جنھوں نے اُسکا استعمال بطرز احسن کیا۔

اسی طرح کا ایک دوسرا فنڈ جناب بابو رام رائے صاحب ڈپٹی کلکٹر میرٹھ نے قایم فرمایا ہے۔ آپ کی چھ روپیہ ماہوار کی امداد بھٹناگر سبھا میرٹھ کی سفارش پر امداد بیوگان برادری کے مساکین کو دی جاتی ہے اس مد کے اعداد و شمار تفصیل امداد بیوگان و وظائف طلبا میں شامل نہیں ہیں۔

منسوخی رسیدات زر سنین زیر رپورٹ میں منجملہ ۹۱۱ رسیدات اجرا شدہ کے صرف دو رسیدات مندرجہ ذیل جن کا مطالبہ درج آمدنی ہو چکا تھا بعدم وصول مطالبہ منسوخ ہو کر آمدنی خارج از حساب کی گئی۔

(۱) رسید ۹۸/۱ مجریہ ۵ مئی سنہ ۱۹۲۷ء موسومہ بابو بھگوت پرشاد صاحب بذریعہ ریزولیوشن ع۶ پاس شدہ ۲۰ اگست سنہ ۱۹۲۷ء ۔۔۔ ۵

(۲) رسید ع۶۱/۳ مجریہ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۲۹ء موسومہ بابو جے بہاری لال صاحب بذریعہ ریزولیوشن ع۹ پاس شدہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء ۔۔۔ ۵

میزان کل ۔۔۔ ۱۰

دفتر الکا پترکا فنڈ ۔۔۔ **ترسیل رسائل**۔ تاریخ قائمی فنڈ سے ۳۰ نومبر ۱۹۳۱ء تک ۲۵۴۴ چٹھی کارڈ۔ یاد دہانی پیکٹ وغیرہ بہ تفصیل ذیل جاری ہوئے

۱۹۲۴ء ۷۶۳	جنوری ۲۵ء لغایتہ مارچ ۲۵ء ۵۶۸
اپریل ۲۵ء لغایتہ ۸ دسمبر ۱۹۲۶ء ۷۷	۲۲ فروری ۲۷ء لغایتہ ۳۰ جون ۲۷ء ۹۱

یکم جولائی سنہ ۲۷ء لغایتہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۸ء ۳۳۳

یکم جولائی سنہ ۲۸ء لغایتہ ۳۰ جون سنہ ۲۹ء ۲۳۷

یکم جولائی سنہ ۲۹ء لغایتہ ۳۰ جون سنہ ۳۰ء ۸۵۳

یکم جولائی سنہ ۳۰ء لغایتہ ۳۰ جون سنہ ۳۱ء ۱۱۸۷

یکم جولائی سنہ ۳۱ء لغایتہ ۳۰ نومبر سنہ ۳۱ء ۳۱۶

میزان کل ۴۴۲۵

نوٹ۔ سال گزشتہ کی رپورٹ میں ۶۶۱ چٹھیونکی تعداد کم درج ہوئی جس کا تاسف ہے۔

باوجود انتہائی کفایت کے اس جملہ رسل رسائل میں مبلغ [illegible] کے ٹکٹ ڈاک صرف ہوئے اور منجملہ [illegible] خرچہ ٹکٹ ڈاک کے مبلغ [illegible] کے ٹکٹ ڈاک کارڈ ۳۰ نومبر ۱۹۳۱ء کو تحویل میں باقی رہے۔ سب سے زیادہ خرچہ تعدادی مبلغ [illegible] سنہ ۱۹۲۴ء میں صرف ہوا جس کی بڑی وجہ اجرائے دفتر جدید و یاددہانی ہائے عطیہ موعودہ ہی۔ دوسرے درجہ پر گزشتہ سال ۱۱۸۷ چٹھیوں وغیرہ کے اجرا میں [illegible] صرف ہوا۔ بقیہ چھ سال کا مجموعی صرفہ [illegible] ہوتا ہی جس کا اوسط سالانہ قریب [illegible] روپیہ سال ہوتا ہی۔ اسی خرچہ ڈاک سے ٹکٹ رسیدی بھی صرف ہوتا ہی جس کی تعداد کچھ زیادہ نہیں ہے۔

گزشتہ سالانہ رپورٹ کی تحریر کے وقت مجھ کو شبہ تھا کہ دفتر سے تین چٹھیاں

بیرنگ جاری ہوئیں۔ لیکن گزشتہ جلسہ سالانہ میں بابو بلجیت سنگھ صاحب بی۔اے۔ رئیس بریلی نے ایک چٹھی کے بیرنگ نہ پہونچنے کی تصدیق فرما کر ممنون فرمایا۔ بقیہ ۲ دو چٹھیوں کی نسبت ہنوز بیرنگ جاری ہونے کی ندامت ہے
چٹھی نمبر ۲۰۸۳ مرسلہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۹ء موسومہ بابو الیشور پرشاد صاحب لکھنؤ
چٹھی نمبر ۳۳۷۱ مرسلہ ۲۲ جولائی ۱۹۳۰ء موسومہ بابو جے پرکاش رائے صاحب سنبھل
اس کے علاوہ گزشتہ دو سال میں جز تین کارڈ یاددہانی عطیہ موعودہ کے نہ کوئی لفافہ یا پیکٹ واپس آیا اور نہ کسی خط کے بیرنگ پہونچنے کی اطلاع موصول ہوئی۔ اگر آئندہ اس دفتر سے کسی صاحب کے خط میں بیرنگ خط پہونچے۔ یا جواب نہ پہونچے تو از راہ کرم اس کی اطلاع بخش کر ممنون فرمائیں تاکہ مزید احتیاط رہے۔

اگرچہ میں حاضرین کا کافی قیمتی وقت بیجا صرف کر چکا ہوں تاہم مثل سال گزشتہ ایک مرتبہ اور اس امر کے اظہار کی جرأت کروں گا کہ اپکار ک فنڈ کے دفتر کا نظام قطعی ناقابل اطمینان ہے۔

سنین گزشتہ میں اس دفتر سے جس قدر خطوط روانہ ہوئے۔ بالعموم اُن کی نہ آفس کاپی رکھی گئی نہ کسی رجسٹر چٹھیات میں درج ہوئے۔ صرف رجسٹر ٹکٹ ڈاک یا ڈاک بہی میں اندراج ہوا۔ اسی طرح جو چٹھیاں وصول ہوئیں اُن کا بھی کسی رجسٹر چٹھیات میں اندراج نہیں ہوا۔ نہ کوئی رجسٹر امثلہ ہے اور

نہ سل بنائی جاتی ہیں۔ بہ الفاظ دیگر کل ریکرڈ بے ترتیب غیر محفوظ ہے۔ ابھی چند ماہ ہوئے ایک صاحب نے بحوالہ چٹھی ہائے دفتر ہذا بابتہ سال سنہ ۱۹۲۴ء و سنہ ۱۹۲۵ء دفتر فنڈ سے کچھ امور دریافت کئے لیکن آفس کاپی موجود نہ ہونے کی وجہ سے مستفسر سے چٹھی منگا کر امور مستفسرہ کا جواب دیا گیا۔

ایسی پریشانیاں موجودہ طریقہ سے کام کرنے میں ہمیشہ پیدا ہوتی رہیں گی۔

اس سے زیادہ پریشانی متعدد رجسٹر حسابات نہ رکھے جانے کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ پبلک کی اطلاع کیلئے جب کبھی تفصیلی قسم وار آمدنی و خرچ کے نقشہ بنانے کی ضرورت ہو تو کیش بک کی ورق گردانی میں تضیع اوقات کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے قواعد و ضوابط فنڈ ہذا کی نظر ثانی کے ساتھ متعدد رجسٹر حسابات و خط و کتابت کے نمونے بھی تجویز کئے جانے ضروری ہیں تاکہ کام بطرز احسن و خوش اسلوبی چل سکے۔

اس سلسلہ میں بابو دھرم نراین صاحب ساکن بریلی کا نام نامی قابل اظہار ہے۔ آپ نے تاریخ قایمی فنڈ سے تین سال تک فنانشل سکریٹری اپکارک فنڈ کو اپنی امداد سے رہین احسان بنایا اور جس وقت آپ کی خدمت میں حقیر رقم مبلغ ما لـ۵ بطور معاوضہ حسن خدمات پیش کی گئی تو اپنی دریا دلی و فیاضی سے اس رقم کو بطور عطیہ بغرض ادائیگی وظائف طلبا و دان دیگر کارکنان کو شاکر فرمایا۔ حساب تفصیل وار میں یہ رقم برائے نام خرچ تنخواہ عملہ میں دکھائی

جاکر اُسی وقت بطور عطیہ صاحب ممدوح درج کردی گئی ہے اور منجملہ دو صد روپیہ کے واقعی اخراجات تنخواہ عملہ میں۔ صرف مبلغ عہ ۱۹۲۷ء میں صرف ہوا تھا پرما تما سب جگہہ ایسے ہمدرد نوجوان پیدا کردے تو پھر اُلپکارک فنڈ کے لئے تقرری کلرک کا سوال ہی جاتا رہے۔

فہرست اصحاب برادری | اصحاب ذیل کی فیاضی اور امداد کیلئے کارکنان اُلپکارک فنڈ رہین احساں ہیں

جنکی فیاضی سے تقسیم وظائف میں خاص امداد ملی۔ آپ صاحبان کی امداد سے اُلپکارک فنڈ گراں بہا وظائف حاجتمندوں کو تقسیم کرسکا

(۱) عالی جناب پرنسپل برہم سروپ صاحب ناتن دہرم انٹر کالج لکھنؤ ماللعہ

(۲) " بابو برجبھوشن لال صاحب ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل پٹنہ مالعہ

(۳) " " دہرم نراین صاحب بریلی مالعہ

(۴) " " راج نراین صاحب سپرنٹنڈنگ انجنیر لکھنؤ ماعہ

(۵) " " کرپاکشن صاحب پنشنر انجنیر حصار ماعہللعہ

(۶) " " رگھبیر سرن صاحب رئیس و وکیل مراد آباد ماعہ

(۷) " پروفیسر برج گوپال صاحب الہ آباد یونیورسٹی ماعہ

(۸) " بابو لالجی پرشاد صاحب کشمیری دروازہ دہلی ماعہ

(۹) " ٹھاکر بلبھدر سنگہ صاحب رئیس بھٹہ پکوڑی ماعہ

(۱۰) " بابو جوتی سروپ صاحب سب رجسٹرار لکھنؤ ماعہ

(۱۱) عالی جناب بابو بلجیت سنگھ صاحب بی-اے رئیس بریلی ۵ؔ
(۱۲) " " " رام دیال صاحب رئیس دہرہ دون ۵ؔ
(۱۳) " " رائے بہادر بابو سمپت رائے صاحب سیکرو ۵ؔ
(۱۴) " " بابو بھگوان سروپ صاحب برمین دیلو شملہ للعہ ۵ؔ
(۱۵) " " " ایشر پرشاد صاحب سپرنٹنڈنٹ اکاؤنٹ دفتر الہ آباد ما۔

ان رقوم میں حسب ذیل بقایا ہے۔ ۱/، ۵/، ۹/، ۱۰/
ماعہ ۵ؔ ۵ؔ ۵ؔ ماعہ ۵ؔ

بھٹناگر حاجتمندوں کی امداد کے دیگر ذرائع :- } بھٹناگر ایکارکٹ فنڈ کی موجودگی میں بھٹناگر حاجتمندوں کو حصول زر کیلئے مستغنی ہو جانا چاہیئے تھا لیکن فنڈ کی حالت ابھی اس قابل نہیں کہ وہ اپنے گھٹنوں پر کھڑا ہو سکے اس لئے اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے ایسے محسنوں اور مددگاروں کا شکریہ ادا کرے جو اُس کے ادائیگی فرائض میں ممد و معاون یا نمایاں حصہ لیتے ہیں۔

نمبر ۱ - اس ضمن میں سب سے پہلے ہم اپنے مہربان اور فیاض گورنمنٹ کے رہین احساں ہیں جس کی امداد کا دروازہ بلالحاظ مذہب و ملت ہر ہونہار طالب علم کیلئے کھلا ہوا ہے اور جس کی امداد سے ہمارے بہت سے بچے مستفیض ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

نمبر ۲ - ممتاز اور متمول "سیتاپور کالیستھ ٹرسٹ فنڈ" کا شکریہ ادا کرنا بھی

اخلاقی فرض ہے۔ اس معزز فنڈ سے حاجتمند کالیستھ طلبار کو بلا تفریق فرقہ امداد دی جاتی ہے۔ بھٹناگر سماچار ماہ جنوری و فروری ۱۹۲۹ء میں اُن بھٹناگر طلبار کی فہرست شایع ہوئی ہے جن کو اس فنڈ سے امداد ملی۔ میں اس فنڈ کی مطبوعہ رپورٹوں سے بھٹناگر طلبار کے نام اس وجہ سے اخذ نکر سکا کہ اُس میں کوئی کالم فرقہ طلبار کیلئے موجود نہ تھا۔

نمبر ۳۔ "منشی پیارے لال ایجوکیشنل ٹرسٹ فنڈ" سہارنپور کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جانا لازمی ہے۔ اس فنڈ کے بانی منشی پیارے لال صاحب بھٹناگر مرحوم نے اس ٹرسٹ کی قایمی سے لوکل برادری سہارنپور و میرٹھ ڈویژن پر بالخصوص اور کالیستھ برادری پر بالعموم احسان کیا ہے۔ بابو جگنندن لال صاحب لائف میمبر ٹرسٹ مذکور راوی ہیں۔ کہ ۱۹۲۵ء لغایتہ ۱۹۳۰ء تیرہ وظائف بہ تعداد مختلف علاوہ امداد خریدیٔ کتب اس فنڈ سے دئے گئے جس میں زیادہ تعداد بھٹناگر طلبار کی ہے۔

نمبر ۴۔ رائے صاحب بابو شیو سہائے صاحب گورنمنٹ پنشنر انبالہ وپریسیڈنٹ کالیستھ سبھا انبالہ کے نام نامی سے حاضرین بخوبی واقف ہیں آپ کے Poorboys Fund کی امداد سے بلالحاظ ذات پات بہت سے نوجوان تکمیل تعلیم اعلیٰ سے مشرف ہو چکے ہیں اور چند گریجویٹ ہمارے بھٹناگر بھائی دکھائی دیتے ہیں۔

نمبر ۵ کارکنان کایستھ پاٹھ شالا انٹر کالج الہ آباد خاص شکریہ کے مستحق ہیں جنکی امداد سے خاصی تعداد بھٹناگر طلبار فیضیاب ہوئے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں باوجود استفسار اُن بھٹناگر طلبار کی تعداد کا اظہار کرنے سے قاصر ہوں جن کو کارکنان فنڈ کی اعانت سے مالی امداد ملی۔

نمبر ۶ کارکنان بیوہ فنڈ لشکر گوالیار بھی قابل شکریہ ہے۔ مجھکو افسوس ہے کہ میں باوجود استفسار از فنڈ اُن بھٹناگر بیواؤں کی تعداد بھی بتانے سے قاصر ہوں جنکو اس معزز فنڈ سے امداد ملی۔

نمبر ۷ جناب منشی لشمبر دیال سنگھ صاحب ایڈیشنل مجسٹریٹ ضلع مونٹگمری کی غائبانہ امداد نمائشگاہ تشہیر سے مستغنی ہے۔ آپنے گزشتہ ماہ میں دفتر فنڈ ہذا سے کچھ درخواستیں بغرض تقسیم وظائف طلب کیں اور دو وظیفہ کی ادائیگی کا ارشاد فرمایا ہے لیکن اعلان عطایگی وظائف مشروط بہ تحقیقات مزید ہے

نمبر ۸ جناب منشی دیوان کرشن کمار صاحب رئیس بریلی در فیض مثل جناب منشی لشمبر دیال سنگھ صاحب کھلا ہوا ہے لیکن آل انڈیا بھٹناگر اکارک فنڈ ابھی آپ کی معاونت کا منتظر ہے۔

نمبر ۹ بابو منوہر لال صاحب۔ یہ وہ بزرگ ہستی ہیں کہ جن کی تعریف جس قدر کی جائے کم ہے۔ سچ پوچھئے تو آپ برادری کی بہبودی

کے درد سے اُس وقت بھی ایسے ہی مضطرب تھے جب تک کہ آل انڈیا بھٹناگر
الیکارک فنڈ قایم نہ ہوا تھا۔ آپ اُن چند برگزیدہ افراد میں سے ایک ہستی ہیں
جو قوم کیلئے مشعلِ ہدایت ہوتے ہیں۔ آپ کی قومی خدمت کا نرالا اندازہ تھا
قوم کے بچوں کو مفت تعلیم دینا آپنے دھرم قرار دے رکھا تھا۔ اکثر معزز
اصحاب برادری نے جناب کے روبرو زانوے ادب طے کیا ہے جن میں ہمارے
معزز پریسیڈنٹ صاحب اجلاس ہذا بھی شامل ہیں۔ مجھے بھی چند روز یہ فخر
حاصل ہوا مگر افسوس کس وقت جبکہ آپ میرٹھ سے تشریف لیجانے والے
تھے۔ اگرچہ دستورِ دُنیا کے مطابق نامِ نامی اس رپورٹ میں بغرض اظہارِ تشکر
ضرور لکھ رہا ہوں لیکن واقعہ یہ ہے کہ "نیارم گوہرِ شکرِ تو سفتن"۔

آڈٹ حساب۔ اس فنڈ کے حسابات بتواریخ مندرجہ حاشیہ باوقات
مختلف ہوتے رہے ہیں۔ ۳۰ر جون ۱۹۳۱ء تک بتاریخ ۱۹ر جولائی ۱۹۳۱ء
جانچ ہوکر صرف ایک اعتراض بشعر اس کے کہ مبلغ ما ۸ ؎ تحویل نابوجی برکاش رائے
صاحب اڈیٹر رسالہ بھٹناگر سماچار سے طلب ہو۔ ہنوز زیر تجویز ہے۔ اس اعتراض
کی اطلاع جناب اڈیٹر صاحب ممدوح کو حسب ضابطہ بھیجی جا چکی ہے۔ اس کے
علاوہ جملہ حساب جانچ ہوکر صحیح متصور ہوا۔ یکم جولائی ۱۹۳۱ء تا ۳۰ر نومبر ۱۹۳۱ء
قبل از منظوری رپورٹ ہذا جانچ ہوکر صحیح پایا گیا جس کی تصدیق ملاحظہ
کیش بک سے ہو سکتی ہے۔

۹ر نومبر ۱۹۲۴ء		۲۵ر دسمبر ۱۹۲۶ء	بابو للتا پرشاد صاحب
۲۵ر دسمبر ۲۷ء	بابو روپ نراین صاحب	۱۰ر دسمبر ۲۸ء	بابو روپ نراین صاحب
۱۶ر اگست ۲۹ء	״ ״ ״	۲ر فروری سنہ ۳۰ء	״ ״ ״
جولائی سنہ ۳۰ء	״ ״ ״	۳۱ر اگست ۱۹۳۰ء	״ ״ ״
۴ر اپریل سنہ ۳۱ء	بابو گیان سروپ صاحب	۱۹ر جولائی سنہ ۳۱ء	بابو گیان سروپ صاحب

مادے منگانے چاہئیں

الکارک فنڈ کے حساب شائع نہ ہونے کی شکایت سنہ ۱۹۳۰ء میں انبالہ۔ بیکانیر۔ جھانسی۔ دہلی۔ میرٹھ سے الکارک فنڈ کا حساب وقت معینہ پر شائع نہ ہونے کی شکایت موصول ہوئیں۔ کسی کارکن صدر سبھا ہند نے ان جائز شکایتوں پر غور فرما کر فیصلہ کر دیا ہی کہ الکارک فنڈ کا حساب آئندہ ہر ماہ شائع کیا جائے۔ خواہ کیسے ہی ضروری مضامین قابل اندراج رسالہ بھٹناگر سماچار نظر انداز کرنے پڑیں۔ امید ہی کہ اصحاب برادری کو اب آئندہ شکایت کا موقع نہ ملیگا۔

معذرت بہ تعمیل ریزولیوشن بھٹناگر صدر سبھا ہند بابتہ سال سنہ ۱۹۳۰ء سالانہ رپورٹ الکارک فنڈ بوجوہ چند در چند شائع نہ ہو سکی۔ اس کا افسوس ہی۔

آخری التماس

عرض نیاز عشق کے قابل نہیں رہا
جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا

مگر باوجود اس کے میری بے مزہ اور طویل کہانی کو جس صبر و سکون سے اس

مجمع نے سماعت فرمایا اُس کے لئے میں جملہ حاضرین کا جس قدر بھی شکریہ ادا کروں کم ہی۔ بالخصوص اُن حضرات کا شکریہ ادا کرنے کیلئے زبان اور بیان کہاں سے لاؤں جنھوں نے مجھ جیسے ہیچمدان کی وہ اعانت فرمائی کہ اس اہم فرض کو جو مجھ جیسے غیر موزوں شخص کے کندھے پر رکھدیا گیا تھا اور جس کو میں نے صرف انھیں کی اعانت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اُٹھانے کی جرأت کی تھی اگرچہ پورا تو نہ کر سکا تاہم پورا کرنے کی کوشش کرتا رہا۔

اس کے بعد میں جملہ حضرات کی توجہ اس فنڈ کی مالی مشکلات پر دلاؤنگا جیسا کہ ہر ضمن کے ماتحت میں عرض کر چکا ہوں۔ کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں جس کی آمدنی طمانیت بخش ہو پھر کام چلے تو کیسے چلے۔ پرماتما کرے میری ناامیدانہ تصویر میری عمر کا تقاضہ اور فریب تصور ثابت ہو مگر مجھے اندیشہ ہی کہ اس رفتار پر تو فنڈ کا چلنا دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہی۔

تاہم اس ہرزہ سرائی سے میرا یہ مقصود نہیں کہ خدانخواستہ ایسی زندہ اہل دل قوم اس معمولی سے فنڈ کو چلانے سے قاصر ہی۔ دراصل ایک ذرا سی بھی نظر لطف ہو جائے تو ایسے جیسے چند فنڈ چل سکتے ہیں مگر اس کیلئے ع

پہلے دلِ گداختہ پیدا کرے کوئی

الوداع۔ الوداع

جگموہن لال سکریٹری

اب میں ایک مختصر نظم پڑھ کر اسی رپورٹ کو ختم کرتا ہوں۔

کرُن کہانی یہی ہماری — سمے سہاون بگڑ گیا ہے
شرن ہے اب تو پربھو تمھاری — سمے سہاون بگڑ گیا ہے
نہ راج ہی ہے نہ ساج ہی ہے — نہ پہلے جیسا سماج ہی ہے
نہ سیش ہیں وہ محل اٹاری — سمے سہاون بگڑ گیا ہے
نہ رانیاں ہیں نہ داس داسی — سُودیش چھوٹا بنے پرباسی
نہ صورتیں ہیں وہ پیاری پیاری — سمے سہاون بگڑ گیا ہے
جو کھل رہے تھے جو پھولتے تھے — پُر کھل پلو میں جھولتے تھے
چلی ہے کس لیے یہ یوں کٹاری — سمے سہاون بگڑ گیا ہے
کسی کا ایسا نہ بھاگ پھوٹے — نہ آپدا کا پہاڑ ٹوٹے
بنیں نہ راجا سے یوں بھکاری — سمے سہاون بگڑ گیا ہے
ہرا بھرا تھا جو اپنا نندن — سُگندھ دیتا تھا جس میں چندن
وہاں بھبکتی دوا دوکھاری — سمے سہاون بگڑ گیا ہے

(ماخوذ) مراؔل

ضمناً

بالآخر ضمناً یہ اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس رپورٹ کو پریس میں دینے سے قبل میں نے جناب شوقؔ صاحب کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ بالخصوص اس وجہ سے کہ جناب ممدوح کی رپورٹوں پر جو وقف منصبیہ کے متعلق نکلتی رہی ہیں ایک سرسری نظر ڈالنے سے بھی ظاہر ہو سکتا ہے کہ جناب کا طرز بیاں دلکش انداز اور واقعات کے اظہار کا طریقہ جناب کا جناب کے ہی لئے مخصوص ہے اور مجھ جیسے مبتدی کیلئے تو ایسی رپورٹیں اوستاد کا کام دیتی ہیں۔ نیز جناب ممدوح محض خشک ادیب اور معاملہ فہم ہی نہیں بلکہ اسوۂ اخلاق ہیں۔ اس سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ جناب اس پیرانہ سالی۔ دل شکستگی اور چند در چند مشغولیتوں کے باوجود میری اس بے ربط و طویل عبارت پر نظر ثانی فرما سکے۔ اور ایک فقرہ کو کنایتہً نامناسب تصور فرما کر مجھے میری لغزش سے آگاہ فرمایا جس کیلئے میں تہ دل سے شاکر ہوں۔ اور وہ نامناسب فقرہ رپورٹ سے نکال دیا گیا ہے

وہ الطاف نامہ بھی جو جناب نے اس بارے میں مجھے بھیجا ہے تبرکاً درج ذیل کرتا ہوں۔

مخدومی و محترمی۔ تسلیم۔

باوصف امراض و افکار میں نے رپورٹ کو شروع سے آخر تک پڑھا

ماشاءاللہ یہ نہایت قابلیت و جامعیت سے مدون کی گئی ہے۔ ع

اللہ کرے حسنِ رقم اور زیادہ

ایسے سہل و ممتنع عبارت میں کچھ بنانا حقیقتاً اسکو بگاڑنا ہے کہیں کہیں جولانیٔ قلم سے منشیانہ غلطی ہو گئی تھی وہ درست کردی گئی ہے - رپورٹ میں جن اصحاب کرام کا شکریہ ادا کیا گیا وہ سب اُس کے مستحق تھے - اچھا ہوا کہ "حق بحق دار رسید" مگر خاکسار شوقؔ کی نسبت جو کچھ حوالۂ قلم ہوا اُس کو قدردانی و عزت افزائی کے سوا اور کیا سمجھوں۔

صفحہ ۳ - پر سلطنت اسلامی کے متعلق ایک فقرہ اپنی مختصر دامن مین طومار شکایت لئے ہوئے ہے - ایسی رپورٹ میں جو پھولوں میں تولنے کے قابل ہو ایک بھی کھٹکتے ہوئے کانٹے کا رہنا کچھ خوشگوار معلوم نہیں ہوتا۔

وہ خوش نصیب جماعت جو بابو راج نراین صاحب بہادر سپرنٹنڈنگ انجنیر محکمہ انہار جیسے وسیع المشرب - عالی ہمت - بلند نظر ارکان پر مشتمل ہو - اُس کے ہر فرد سے علوئے حوصلہ کی توقع رکھنا خلاف عقل نہیں -

والتسلیم العاصی

محمد حسین زیدی

۲۱ جنوری سنہ ۱۹۳۱ء

ضمیمہ

نمبر ا۔ قواعد وضوابط بنظر تخفیف ضخامت رپورٹ ہذا نظر انداز کیا گیا جداگانہ طبع کرا کر ہمراہ رسالہ بھٹناگر سماچار اصحاب برادری کی خدمت میں ارسال ہوچکا ہی اور ناظرین دفتر فنڈ ہذا سے مفت حاصل کر سکتے ہیں۔

نمبر ۲۔ فہرست عہدہ داران و میمبران سب کمیٹی آل انڈیا بھٹناگر ایکارک فنڈ من ابتدائے دسمبر ۱۹۲۳ء لغایتہ اجلاس پنجم بھٹناگر کانفرنس لکھنؤ

تاریخ انتخاب سنہ ۱۹۲۳ء

(۱) بھٹناگر کانفرنس سکندرآباد۔ (۱) عالیجناب رائے بہادر بابو انبا پرشاد صاحب رئیس آگرہ۔ وائس پریسیڈنٹ

(۲) " بابو بلجیت سنگھ صاحب بی اے رئیس بریلی فنانشل سکریٹری

(۳) " پروفیسر گلشن رائے صاحب بی اے۔ لاہور۔ میمبر

(۴) " بابو بدری کشن صاحب وکیل آگرہ میمبر

(۲) بھٹناگر کانفرنس آگرہ۔ (۱) عالیجناب رائے بہادر بابو انبا پرشاد صاحب رئیس آگرہ۔ وائس پریسیڈنٹ

اپریل سنہ ۲۵ء (۲) " بابو بلجیت سنگھ صاحب بی اے رئیس بریلی۔ فنانشل سکریٹری

(۳) " بابو لالجی پرشاد صاحب اکاونٹنٹ دہلی۔ میمبر

(۴) " بابو لچھمن سروپ صاحب وکیل آگرہ "

(۵) " پروفیسر گلشن رائے صاحب بی اے لاہور "

(۳) بھٹناگر کانفرنس لاہور - دسمبر ۱۹۲۶ء	(۱) بابو بلجیت سنگھ صاحب بی اے رئیس بریلی -	وائس پریسیڈنٹ
	(۲) بابو موہنی سروپ صاحب رئیس سکندر آباد	فنانشل سکریٹری
	(۳) بابو چیتن سروپ صاحب رئیس سکندر آباد	ممبر
(۴) بھٹناگر صدر سبھا ہند سنہ ۲۷ء	(۱) بابو بدری پرشاد صاحب رئیس میرٹھ	وائس پریسیڈنٹ
	(۲) بابو موہنی سروپ صاحب رئیس سکندر آباد	فنانشل سکریٹری
	(۳) بابو مادھو سروپ صاحب مختار سہارنپور	ممبر
	(۴) بابو بلجیت سنگھ صاحب بی اے رئیس بریلی	″
(۵) بھٹناگر صدر سبھا ہند سنہ ۲۹ء	(۱) بابو بدری پرشاد صاحب رئیس میرٹھ (گوبند بھون)	وائس پریسیڈنٹ
	(۲) بابو موہنی سروپ صاحب رئیس سکندر آباد	فنانشل سکریٹری
	(۳) بابو بلجیت سنگھ صاحب بی اے رئیس بریلی	ممبر
(۶) بھٹناگر صدر سبھا ہند اگست سنہ ۲۹ء	(۱) بابو بدری پرشاد صاحب رئیس گوبند بھون میرٹھ	وائس پریسیڈنٹ
	(۲) جگموہن لال میرٹھ	فنانشل سکریٹری
	(۳) بابو موہنی سروپ صاحب رئیس سکندر آباد	ممبر
	(۴) بابو بھگوتی کشور صاحب بی اے ایڈیٹر اوستاد دہلی	″
	(۵) بابو برہم سروپ صاحب پرنسپل	″
(۷) بھٹناگر صدر سبھا ہند اگست ۱۹۳۰ء	(۱) بابو بدری پرشاد صاحب رئیس گوبند بھون میرٹھ	وائس پریسیڈنٹ
	(۲) جگموہن لال میرٹھ	فنانشل سکریٹری

(۳) پرنسپل برہم سروپ صاحب ایم اے کاسگنج کالج لکھنؤ۔ میمبر

(۴) بابو موہنی سروپ صاحب رئیس سکندر آباد۔ "

(۵) بابو بلجیت سنگھ صاحب بی اے رئیس بریلی۔ "

ضمیمہ نمبر ۳۔ رپورٹ ایکارک فنڈ۔ سنین زیر رپورٹ میں مختلف مقامات مندرجہ ذیل پر ایکارک فنڈ سب کمیٹی کے ۱۳ جلسہ منعقد ہوئے۔ جس میں سے ۵ جلسہ نمبر ۲ تا ۵ تمبر۔ آگرہ، سکندر آباد، دہلی، خورجہ سنہ ۲۴ء و سنہ ۲۷ء میں بہ وجہ کمی کورم معرض التوا میں رہے۔ اس کے علاوہ ایک جلسہ کا نوٹس بہ وجہ عدم ضرورت جلسہ منسوخ کر دیا گیا۔ بقیہ آٹھ جلسوں میں علاوہ میمبران کمیٹی دیگر معزز عہدہ داران نے بھی شرکت فرمائی

نمبر شمار	مقام جلسہ	تاریخ	تعداد حاضرین	تعداد کورم	کیفیت
۱	آگرہ	۲ / مارچ سنہ ۲۴ء	۴	۳	
۲	"	۴ / اکتوبر سنہ ۲۴ء	۲	۳	التوا
۳	سکندر آباد	۹ نومبر سنہ ۲۴ء	۲	۳	"
۴	دہلی	۲۹ دسمبر سنہ ۲۴ء	۲	۳	"
۵	خورجہ	۴ / اگست سنہ ۲۷ء	۲	۳	"
۶	سکندر آباد	۲۰ / اگست سنہ ۲۷ء	۲	۳	بوجہ التوا شدہ جلسہ ہونیکے کارروائی کیگئی
۷	دہلی	۸ / اپریل سنہ ۲۸ء	۳	۳	
۸	میرٹھ	۱۹ / اگست سنہ ۲۸ء	۴	۳	خزانچی صدر سبھا ہند نے بھی شرکت کی
۹	بریلی	۱۸ / اگست سنہ ۲۹ء	۳	۳	جناب پریسیڈنٹ صاحب صدر سبھا ہند نے بھی شرکت کی
۱۰	دہلی	۲ / فروری سنہ ۳۰ء	۴	۳	"
۱۱	"	۲۰ جولائی سنہ ۳۰ء	۴	۳	جناب پریسیڈنٹ صاحب کے علاوہ جنرل سکریٹری و جوائنٹ سکریٹری صاحبان صدر سبھا ہند و اڈیٹر صاحب حسابات نے بھی شرکت سے ممنون فرمایا
۱۲	میرٹھ	۱۹ / جولائی سنہ ۱۹۳۱ء	۴	۳	جناب جنرل سکریٹری صاحب و اڈیٹر صاحب حسابات

نمبر شمار	مقام جلسہ	تاریخ	تعداد حاضرین	تعداد کورم	کیفیت
					کے علاوہ بابو شمبھو دیال سنگھ صاحب منصف میرٹھ نے بھی اپنی مفید مشورے سے ممنون فرمایا
۱۳	لکھنؤ	۵ ستمبر ۳۱ء	۴	۳	جناب پریسیڈنٹ صاحب صدر سبھا نے بھی شرکت کی
۱۴	میرٹھ	۸ اگست ۳۱ء	۰	۰	نوٹس جلسہ منسوخ کیا گیا۔

آگرہ	سکندرآباد	دہلی	خورجہ	میرٹھ	بریلی	لکھنؤ	التواء	کل
۲	۲	۴	۱	۲	۱	۱	۱	۱۴

ضمیمہ نمبر ۴ جمع خرچ سالانہ آل انڈیا اپکارک فنڈ بابت ابتداء ۲۹ دسمبر ۲۳ء لغایت ۳۰ نومبر ۳۱ء

سال	بقایا گزشتہ	آمدنی	میزان کل	خرچ	بقایا
۲۹ دسمبر ۲۳ء تا ۳۱ دسمبر ۲۴ء		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۹۲۵ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۹۲۶ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۹۲۷ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۹۲۸ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۹۲۹ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکم جنوری تا ۳۰ جون ۳۰ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکم جولائی ۳۰ء تا ۳۰ جون ۳۱ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکم جولائی ۳۱ء تا ۳۰ نومبر ۳۱ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوٹ: حساب میں ۲ کا فرق بوجہ چیک نمبر 30/313 مورخہ ۲۴ فروری ۳۱ء مرسلہ بابو برہم سروپ صاحب کی فیس ڈسکاؤنٹ کے عدم اندراج کی وجہ سے ہے

ضمیمہ نمبر ۴ گوشوارہ آمدنی آل انڈیا بھٹناگر ایکارک فنڈ

سال	[illegible] سکندرآباد	عطیہ [illegible] سکندرآباد	[illegible] کانفرنس آگرہ	[illegible] کانفرنس [illegible]	عطیہ یکمشت	عطیہ [illegible]	کتاب [illegible]	سود [illegible] امانت	آمدنی [illegible] متفرقات
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
سنہ ۲۳ء ۲۹ دسمبر تا سنہ ۲۴ء ۳۱ دسمبر	[illegible]	سماعہ			سماعہ	[illegible]	[illegible] ۱۲		
سنہ ۲۵ء یکم جنوری تا دسمبر سنہ ۲۵ء			ماعہ		[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۲۶ء					[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۲۷ء				عہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۲۸ء					[illegible]	عہ		[illegible]	[illegible]
سنہ ۲۹ء					[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]
سنہ ۳۰ء یکم جنوری تا ۳۰ جون سنہ ۳۰ء					[illegible]	[illegible]			[illegible]
سنہ ۳۰ء یکم جولائی تا ۳۰ جون سنہ ۳۱ء					[illegible]		[illegible]	[illegible] ××	[illegible]
سنہ ۳۱ء یکم جولائی تا ۳۰ نومبر سنہ ۳۱ء						[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان	[illegible]	سماعہ	ماعہ	عہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

×× [illegible]

× [illegible] بے پتہ۔ ٹائپ رائٹر [illegible] دیگر [illegible]

ضمیمہ نمبر ۴ گوشوارہ آمدنی آل انڈیا بھٹناگر الیکارک فنڈ من ابتدائے ۲۹ دسمبر ۱۹۲۳ء (قائمی فنڈ) لغایۃ ۳۰ نومبر ۱۹۳۱ء

سال	[illegible] سکندرآباد	عطیہ [illegible] سکندرآباد	[illegible] آگرہ	[illegible]	عطیہ ممبران	عطیہ غیر ممبران	[illegible]	سود امانت	[illegible]	[illegible]	وظائف	[illegible]	[illegible]	متفرق	[illegible]	[illegible]	[illegible]	گمنام	[illegible]	[illegible]	میزان کل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	[illegible]	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	[illegible]	۲۲
سنہ ۲۳ء سنہ ۲۴ء ۲۹ دسمبر تا ۳۱ دسمبر	[illegible]	[illegible]			[illegible]	[illegible]	[illegible]			[illegible]											[illegible]
سنہ ۲۵ء سنہ ۲۵ء یکم جنوری تا ۳۱ دسمبر			[illegible]		[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]											[illegible]
سنہ ۲۶ء					[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]											[illegible]
سنہ ۲۷ء				[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]						[illegible]			[illegible]
سنہ ۲۸ء					[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]						[illegible]				[illegible]
سنہ ۲۹ء					[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]							[illegible]
سنہ ۳۰ء سنہ ۳۰ء یکم جنوری تا ۳۰ جون					۲/	[illegible]			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]			[illegible]			[illegible]
سنہ ۳۰ء سنہ ۳۱ء یکم جولائی تا ۳۰ جون					[illegible]		[illegible]	[illegible] ××	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ×	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]		[illegible]
سنہ ۳۱ء سنہ ۳۱ء یکم جولائی تا ۳۰ نومبر						[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]					[illegible]	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

× [illegible] بے پتہ ـ ٹائپ رائٹر [illegible] دیگر [illegible] = [illegible]

×× [illegible] سود رقم گمنام شامل ہے

ضمیمہ نمبر ۴ گوشوارہ قسم وار خرچ آل انڈیا بھٹناگر اپکارک فنڈ من ابتدائے تاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۲۳ء (قائمی فنڈ) لغایۃ ۳۰ نومبر ۱۹۳۱ء

سال	فیس منی آرڈر	قیمت جزدان و جلد بندی	اسٹیشنری	کتب و اخبار و رسائل	چھپائی	فرنیچر سائن بورڈ وغیرہ	خرید کتب	پیکنگ و ٹکٹ ڈاک وغیرہ	مزدوری و کرایہ بار وغیرہ	تنخواہ عملہ	سفر خرچ عملہ	امداد بیوگان	وظائف طلباء	سفر خرچ سکرٹری و ممبران کمیٹی	فیس و محصول و مطالبات	وکالت و حساب داری وغیرہ	متفرق ظروف	چھپائی اپیل وغیرہ	متفرق	میزان
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۲۳ء لغایۃ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۴ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]									[illegible]
یکم جنوری سنہ ۲۵ء لغایۃ ۳۱ دسمبر سنہ ۲۵ء		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]															[illegible]
سنہ ۲۶ء	١٠/		[illegible]	[illegible]				[illegible]				[illegible]	[illegible]							[illegible]
سنہ ۲۷ء	[illegible]			[illegible]	[illegible]			[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]				[illegible]
سنہ ۲۸ء	[illegible]		١٢/	[illegible]				[illegible]				[illegible]	[illegible]							[illegible]
سنہ ۲۹ء	[illegible]			[illegible]	[illegible]			[illegible]				[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]			[illegible]
یکم جنوری سنہ ۳۰ء لغایۃ ۳۰ جون سنہ ۳۰ء	[illegible]			[illegible]	[illegible]			[illegible]				[illegible]	[illegible]			[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکم جولائی سنہ ۳۰ء لغایۃ ۳۰ جون سنہ ۳۱ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]		[illegible]				[illegible]	[illegible]			[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکم جولائی سنہ ۳۱ء لغایۃ ۳۰ نومبر ۱۹۳۱ء	[illegible]			[illegible]	[illegible] ×							[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible] ××				[illegible]
میزان کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

× چھپائی حسابات اپکارک فنڈ مندرجہ بھٹناگر سماچار [illegible] اور چھپائی زاید از یک صد کاپی [illegible] = [illegible]

×× منجملہ وظیفہ بابو رام رائے صاحب [illegible]۔

امانت میعادی یکسالہ لغایت ۱۰ جولائی سنہ ۳۲ء		سہ سالہ للعہ
امانت میعادی " "	۳۱ مارچ "	ہعما
بدست بابو جے پرکاش رائے ایڈیٹر سماچار		ما ا پیہ
بدست فنانشل سکریٹری - - - - - -		للعہ (۲ دسمبر سنہ ۳۱ء کو خرچ ہو چکے)
فلوٹنگ اکاونٹ - - - - - - - -		ما الوعہ
میزان کل		ہعم لا للعہ

یافتنی بھٹناگر صدر سبھا ہند - - - - - - - - - -	عہ
منجملہ عطیہ بابو رام رائے صاحب ڈپٹی کلکٹر میرٹھ جو حسب ہدایت بھٹناگر سبھا میرٹھ خرچ ہو سکتا ہے	عہ
سرمایہ مستقل فنڈ - - - - - - - - - - -	سہ لا ا عہ
سرمایہ جو خرچ کیا جا سکتا ہے - - - - - - - -	الـ لعا عہ
میزان کل	ہعم لا للعہ

ضمیمہ نمبر ۴

فہرست اصحاب عطیہ دہندگان بمبلغ یک صد و زائد روپیہ ابتدائے (قائمی فنڈ)

۲۹ دسمبر ۱۹۲۳ء لغایت ۳۰ نومبر ۱۹۳۱ء

۱۔ منشی بکند سروپ صاحب سکندر آباد	الـ صما	۹۔ ڈاکٹر شمبھو پرشاد صاحب سکندر آباد	ما للعہ
۲۔ گمنام از میرٹھ	الـ	۱۰۔ بابو برجبھوشن لال صاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل اٹاوہ	ما اعہ
۳۔ استقبالیہ کمیٹی کانفرنس سکندر آباد	سما عہ	۱۱۔ جگموہن لال بھاٹ واڑہ میرٹھ	ما صہ
۴۔ رائے بہادر بابو سمپت رائے صاحب منسٹر نرسنگھ گڑھ	صما عہ	۱۲۔ بابو دھرم نرائن صاحب قلعہ بریلی	ما عہ
۵۔ آر۔ ڈی کلب شملہ و دہلی	صما	۱۳۔ بابو رگھبیر سرن صاحب وکیل مراد آباد	ما عہ
۶۔ بابو جیت سنگھ صاحب رئیس قلعہ بریلی	ما عہ	۱۴۔ بابو براج نرائن صاحب سپرنٹنڈنگ انجنیئر شاردا کنال لکھنؤ	ما عہ
۷۔ بابو جوتی سروپ صاحب اسپیشل مجسٹریٹ سکندر آباد	ما عہ	۱۵۔ بابو کرشن گوپال صاحب ناظم جیندھ	ما صہ
۸۔ صاحبزادی جناب بابو براج نرائن صاحب سپرنٹنڈنگ انجنیئر لکھنؤ	ما صہ	۱۶۔ بابو بشیشور پرشاد صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر اکاونٹنٹ جنرل الہ آباد	ما صہ

۱۷۔ بابو کرتا کشن صاحب پنشنر انجنیر حصار ماعہ؂
۱۸۔ بابو پریم سروپ صاحب ایم اے پرنسپل علیگڈھ ماعہ؂
۱۹۔ بابو لاجپت پرشاد صاحب اکاونٹنٹ مشن کالج دہلی ماعہ؂
۲۰۔ بابو بلاقی داس صاحب پنشنر اسلام نگر مالعہ،
۲۱۔ بابو آنند سروپ صاحب مختار روڑکی ماصہ،
۲۲۔ بابو موہن لال صاحب آنریری مجسٹریٹ سکندرآباد ماصہ،
۲۳۔ بابو راجکشور صاحب رئیس و زمیندار بھٹپورہ ماعہ،
۲۴۔ مسٹر دیبی دیال ورما صاحب سہارنپور ماعہ،
۲۵۔ بابو رامیشور سہائے صاحب کچہری گھاٹ آگرہ ماصہ
۲۶۔ جنابہ والدہ محترمہ جناب بابو برج نراین صاحب سپرنٹنڈنگ انجنیر لکھنؤ ماعہ،
۲۷۔ بابو ہرنراین صاحب انسپکٹر پولیس میرٹھ حال الہ آباد ماعہ،
۲۸۔ دھرم پتنی بابو شب سروپ صاحب انبیری مجسٹریٹ ما،
۲۹۔ میسرس شنکر لال برادرس لائلپور ما،
۳۰۔ گمنام از میرٹھ ما،
۳۱۔ گمنام از میرٹھ ما،
۳۲۔ پروفیسر برجگوپال صاحب الہ آباد ما،

۳۳۔ بابو ہزاری لال صاحب سپرنٹنڈنٹ آفس کنٹرولر آف ملیٹری اکاونٹس راولپنڈی بتاریخ ۴ر فروری ۱۹۳۲ء وصول ہوا۔ ماعہ

٭ (صفحہ ۵۱) منجملہ ماعہ کے مبلغ ماعہ وقت انعقاد بھٹناگر کانفرنس لکھنؤ عطا ہوا۔

نوٹ: مفصل فہرست وصولیابی و بقایا جدگانہ شائع ہو چکی ہے نیز ناظرین دفتر فنڈ سے مفت طلب فرما سکتے ہیں۔

ضمیمہ نمبر ۵ فہرست وصولات مقام وار فہرست وصول چندہ ایکارک فنڈ من ابتدائے ۱۹۲۳ء لغایۃ ۳۰ نومبر ۱۹۳۱ء

صوبہ آگرہ

		ایٹہ	۵ع	بہادرآباد	للعہ
اترولی	عصہ	اسلام نگر	مالعہ	بجنور	لہعسہ	پیلی بھیت	عہ
اچھنیرہ	لہعہ	آگرہ	ماعہ	بریلی	سماہ	جوالاپور	سے
اعظم گڈھ	عہ	الہ آباد	ماعہ	بلندشہر	عہ	جھانسی	للعہ
اغوان پور	سے	امروہہ	عہ	بنارس	ما	خورجہ	مالہ

دہام پور	سے،
دہونکیلی	لعہ
دیال باغ	سے،
ڈبائی	عہ
ڈیرہ دون	ما عہ
روڑکی	ما ہے
سکندرآباد	ا ہما عہ
سنبھل	عہ
سورون	عہ
سہارنپور	ما عہ
شکوہ آباد	للعہ
فتحگڈھ	ہے
فیروزآباد	لعہ،
کاشی پور	لعہ
کانپور	عہ
کانٹھ	۶،
کندرکھی	عصر،
کیرانہ	للعہ،
گنگوان	عہ
متھرا	عہ
مرادآباد	ما للعہ
منظفرنگر	لعہ
منگلور	عہ
میرٹھ	الکما للعہ
نجیب آباد	عہ،
نگینہ	للعہ،
میزان	ہعہ للعہ

اودھ

اُناؤ	عہ،
بلرام پور	عہ،
بھٹہ بکوری	ما ہے
فیض آباد	۶
کھنٹری	ہعہ
گونڈا	عہ
لکھنؤ	سما ہعہ
ہردوئی	لعہ
میزان	کما ہے

پنجاب

انبالہ	ہے
بھٹنڈہ	للعہ ہے
بھوانی	ہعہ،
جالندھر	ہعہ
جگادہری	سے
حصار	مالہ
رہتک	لعہ
ریواڑی	عہ
سیال کوٹ	للعہ
شملہ	ہعہ
فیروزپور	للعہ للعہ
کرنال	عہ
کیتھل	ہے
لاہور	ما للعہ
لائل پور	ما عہ
مونٹگمری	للعہ
ہوشیارپور	عہ
میزان	سما للعہ

دیسی ریاستیں شمالی ہند کی

اوجین	لعہ
بوندی	ہعہ
بھرتپور	عہ
بیکانیر	لعہ
پٹیالہ	ہعہ
پونڈری	۱۲
جودھ پور	لعہ
جیندھ	مالہ عہ
جے پور	عہ
دہولپور	عہ
ڈاسنہ	للعہ،
رام پور	ہے،
سمانہ	عہ
سنگرور	صما عہ
کوٹہ	عہ
گوالیار	لعہ
میزان	کما ہے

اجمیر و میرواڑہ

اجمیر	عہ
باندی کوی	عہ
میزان	عہ

ممالک متوسط

جبل پور	ہے

ریاست جنوبی ہند

حیدرآباد دکن	للعہ

بنگال بہار اڑیسہ

پٹنہ	[illegible]
دربھنگا	[illegible]
میزان	[illegible]

صوبہ دہلی

دہلی	[illegible]

مختلف مد

استقبالیہ کمیٹی سکندر آباد	[illegible]
متفرقات	[illegible]
واپسی وظائف بعد تکمیل تعلیم	[illegible]
سود امانت ہائے	[illegible]
میزان	[illegible]
میزان کل آمدنی	[illegible]

ضمیمہ نمبر ۶

دو سو روپے سے زائد چندہ دینے والے مقامات

سکندر آباد	[illegible]
میرٹھ	[illegible]
دہلی	[illegible]
لکھنؤ	[illegible]
بریلی	[illegible]
سنگرور	[illegible]
مراد آباد	[illegible]
آگرہ	[illegible]
پٹنہ	[illegible]

ضمیمہ ۷

صوبہ وار وصولات

صوبہ آگرہ	[illegible]
صوبہ اودھ	[illegible]
صوبہ پنجاب	[illegible]
ریاست ہائے دیسی شمالی ہند	[illegible]
اجمیر و میرواڑہ	[illegible]
ممالک متوسط	[illegible]
جنوبی ہند معہ ریاست حیدرآباد	[illegible]
بنگال بہار اڑیسہ	[illegible]
صوبہ دہلی	[illegible]
متفرقات	[illegible]
میزان کل	[illegible]

ضمیمہ نمبر ۸ ۔ وہ اشخاص جنکو ۳۰ جون ۱۹۳۱ء تک بھٹناگر ایکار فنڈ سے امداد دی گئی یا ۳۰ جون ۱۹۳۲ء تک امداد دی جائے گی

نمبر شمار	نام جس کو مدد دی گئی	سکونت	وجہ مدد	لغایتہ جون ۱۹۳۱ء	بابتہ سال ۱۹۳۲-۳۳ء	میزان کل	اب تک تعلیم ختم کرنے کو کس قدر فنڈ سے کیا عطیہ	جائے تعلیم یا جائے قیام	کیفیت
۱	مسماۃ شیدیوی زوجہ منشی زینت پرائے	بریلی	بیوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بریلی محلہ بجریا موتی لال	
۲	مسماۃ لڑبنی زوجہ منشی چھین پرکاش	"		۔	[illegible]	[illegible]			
۳	دھرمیندر ناتھ خلف منشی نانک چند	بہاری پور	تکمیل تعلیم شاہی	[illegible]	[illegible]	[illegible]		" سال دوم	مدد لاہور کالج میں داخلہ پر دی جائیگی
			میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]			
۴	شیونندن لال ولد منشی رگھنندن لال	مراد آباد محلہ کٹرہ	ایف۔اے	[illegible]	۔	[illegible]	[illegible]	انٹر کالج مراد آباد	
۵	من موہن سہائے ولد منشی سکھدیو سہائے	"	درجہ ۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]		"	
۶	مسماۃ چھٹو	"	بیوہ	[illegible]	۔	[illegible]		مراد آباد	فروری ۱۹۳۲ء بعارضہ پلیگ فوت ہوئی
۷	شانتی سروپ	چندوسی	درجہ ۶	[illegible]	۔	[illegible]		انٹر کالج چندوسی	باوجود دریافت ہنوز پتہ نہیں
۸	سکھدام سروپ ولد منشی ہرنام سروپ	مراد آباد	ایم۔اے	۔	[illegible]	[illegible]		میرٹھ کالج	
۹	روپ کشور ولد جانکی پرشاد	ڈمرو	اوورسیری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سول انجینئرنگ کالج رڑکی	بعد تکمیل تعلیم ملازم ہوکر سو روپیہ واپس کر چکا
۱۰	ترشیری دیوی دختر بھوشیری دیوی	سیوا نڈرہ	درجہ ۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]		گرلس ہائی اسکول مراد آباد	
			میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]			

۱۱	برہم دیال	فیض آباد	درجہ ۱۰	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	انٹر کالج فیض آباد	بعد تکمیل تعلیم ۲۹ء سے بے پتہ ہے
۱۲	رام گوپال پسر منشی چنی لال	لکھنؤ	"	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	امین آباد ہائی اسکول لکھنؤ	ملازم ہے خرچ واپس کیا باوجود دہانی
۱۳	شانتی دیوی دختر بابو لال سنگھ ورما	"	بی اے	[illegible]	.	[illegible]		عیسیٰ ملی کالج لکھنؤ	اور واپسی نہیں کی۔
۱۴	چھیل بہاری لال	"	خیاطی	[illegible]	[illegible]	.			
۱۵	رادھے شیام پسر منشی سمپت رائے	"	تصویر کشی	[illegible]	.	[illegible]		گورنمنٹ آرٹس لکھنؤ	~~ملازم ہے باوجود دہانی کے واپس نہ کی~~ علاوہ جیا
			میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]			
۱۶	اندر پرشاد ولد منشی کامتا پرشاد	سکندر آباد	سی ٹی	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	خورجہ کالج	دہلی میں ملازم ہے باوجود دہانی کے مدد واپس نہ کی
۱۷	گردھر سہائے ولد بابو منموہن سہائے	"	انجینیری	[illegible]	[illegible]	[illegible]		میکینیکل کالج دیال باغ	
۱۸	وشیشر سروپ ولد بابو مہاراج سروپ	"	الیف اے	[illegible]	[illegible]	.		انٹر کالج فیض آباد	
۱۹	گرجا دیوی زوجہ متھرا پرشاد	"	بیوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]		سکندر آباد محلہ کالیتھان	
۲۰	امین کنور زوجہ منشی برج لال	"	"	[illegible]	[illegible]	[illegible]		پوروہ اچارجان میرٹھ	
۲۱	شانتی سروپ پسر منشی رادھے لال	اورنگ آباد	درجہ ۱۰	[illegible]	.	[illegible]		ہائی اسکول لکھاوٹی بلند شہر	ہنوز ملازم نہیں ہوا ہے۔
			میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]			
۲۲	بانکے لال برادر منشی الوکھے لال مختار	مظفر نگر	بی اے	[illegible]	.	[illegible]	.	الہ آباد یونیورسٹی کالج	باوجود دہانی واپسی زر نہیں ہوئی
۲۳	بلرام بہادر	گوالیار	ایم الیس سی	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	"	"

۲۴	کامتا پرشاد ولد منشی بھوانی پرشاد	گوالیار	درجہ ۸	للعہ		للعہ	.	گورکھی مڈل اسکول گوالیر	ساکن جکھیڑہ رحمت پور تحصیل ہاپوڑ
۲۵	برجباشی ناتھ	〃	〃		سے	سے		〃	〃 کیرانہ
			میزان	ماللعہ		سے	ساھو		
۲۶	ہری چند	کرنال	درجہ ۷	عہ	.	عہ	سے	آریہ سماج ہائی اسکول کرنال	باوجود دریافت بے پتہ ہے۔
۲۷	مدن گوپال پسر منشی امولک رام	کیتھل 〃	درجہ ۹	مار	.	مار	سے ۱۲	〃 فیروزپور	ملازم ہے۔ ۵ دیگر خاموش ہے۔
۲۸	جگل کشور ولد مکند لال	〃	لیڈر اسکول	صہ	صہ	ماعہ		لیڈر اسکول دیال باغ	
۲۹	جادو کشن	لاہور	خیراطی	للعہ	.	للعہ	ماللعہ		۲۷ء میں مر گیا کل زر امداد نہیں تقسیم ہوئی
۳۰	ہری رام خلف منشی جگناتھ	〃	انڈسٹریل درجہ	للعہ	للعہ	لعہ		گورنمنٹ انڈسٹریل اسکول لودیانہ	۱۲ عہ واپس آگیا۔
			میزان	لعہ	للعہ	ماھو			
۳۱	آنند سروپ خلف منشی رام سروپ	کوٹہ	درجہ ۱۰	ماصہ	.	ماصہ	عہ	ہربرٹ کالج کوٹہ	(ساکن دھونکیلی)
۳۲	روپ لال خلف منشی لوتی لال	〃	ایم اے	.	ماعہ	ماعہ		ڈی اے وی کالج کانپور	
			میزان	ماصہ	ماعہ	مامصہ			
۳۳	برجیش نراین خلف برج بلبھ لال	گیا نپور	بی اے	ماللعہ	ماعہ	مامصہ		سنٹرل کالج الہ آباد یونیورسٹی	
۳۴	شیام لال ولد منشی موہن لال	اودیپور میواڑ	〃	مار	.	مار		ڈی اے وی کالج کانپور	
۳۵	گیان سروپ ولد منشی دیبی پرشاد	کانپور	درجہ ۷	للعہ	.	للعہ	۱۴ عہ	پنڈت پرتھی ناتھ ہائی اسکول	درخواست وظیفہ بدیر پہنچی اسوجہ سے غور نہو سکا

۳۶	گنگا دیبی زوجہ منشی کیشو نراین	سجرت پور	بیوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بھرتپور محلہ کنٹہ ردپرام	
۳۷	شیام سندر لال خلف منشی چھوٹے لال	″	درجہ ۱۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]		صدر ہائی اسکول بھرتپور	
			میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]			
۳۸	سوہتی دیوی دختر بابو برج بھوشن لال	ڈہرہ دون	بی اے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	عیسی ابیلی ہائی اسکول لکھنؤ	
۳۹	بھگوت سروپ ولد منشی گیان پرکاش	حصار	درجہ ۶	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سی وی ہائی اسکول حصار	
۴۰	بھگوت سرن ایم اے ولد بابو آنندی پرشاد	ریاست رامپور	ایل ٹی	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ٹریننگ کالج الہ آباد	
۴۱	رام سروپ ولد منشی بال سروپ	سہارنپور	درجہ ۱۰	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	گورنمنٹ ہائی اسکول سہارنپور	
۴۲	شیام سندر لال ولد بابو امرناتھ	″	اوورسیری	[illegible]	.	[illegible]		رڑکی کالج	اٹاوہ میں اوورسیری وجہ بادہائی کچھ نہ بھیجا
			میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]			
۴۳	ہرکشور ولد منشی لاڈلی پرشاد	کاکوری	ایف اے	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	میرٹھ کالج	پولیس ٹریننگ اسکول میں زیر تعلیم ہے
۴۴	چمیلی زوجہ منشی منگل سین	سوانہ	بیوہ	[illegible]	.	[illegible]		سوانہ ضلع میرٹھ	
۴۵	منی لال ولد منشی منگل سین	″	درجہ ۹	.	[illegible]	[illegible]		نانکچند ہائی اسکول میرٹھ	
۴۶	بھیم سین ″ ″	″	درجہ ۱۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]			
۴۷	گوپی زوجہ منشی باسدیو سہائے	حال میرٹھ	بیوہ	.	[illegible]	[illegible]		میرٹھ	

۴۸	بلبیر سنگھ ولد بدری پرشاد		آگرہ	درجہ ۶	[illegible]	.	[illegible]	گورنمنٹ ہائی اسکول میرٹھ	
				میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۴۹	بابو رام سریواستو		اٹاوہ	درجہ ۹	[illegible]	.	[illegible]	گورنمنٹ انٹر کالج اٹاوہ	وظیفہ بند کیا گیا
				میزان الکل	[illegible]	[illegible]	[illegible]		بچہ روپیہ از جلسہ ۱۱ جولائی سنہ ۲۱ء ہیں میزان [illegible] بجائے [illegible] غلطی سے درج ہو گئی تھی

بروئے میزان نقشہ مندرجہ بھٹناگر سبھا چار ماہ جون سنہ ۳۱ء غرو وظائف (۳۲۹۳) امداد بیوگان ۶۰۷۸ میزان ۸۰۰۱

وظیفہ منشی شیام سندر لال جو اب درج حساب کیا گیا ما [illegible] یہ رقم بابو آنند سروپ صاحب مختار رڑکی نے بہ تعمیل ریزولیوشن نمبر ۱۰ الف مورخہ ۳۰ اپریل ۲۶ء پاس کردہ کمیٹی کارکن بھٹناگر صدر سبھا ہند بابو شیام سندر لال صاحب اور منیر کو اس شرط پر دی تھی کہ آپ بعد تکمیل تعلیم زر امداد ایکارک فنڈ کو واپس دیں

منہائی واپسی زر غیر منقسمہ بوجہ وفات مسماۃ چھوٹو بیوہ سکنہ مراد آباد بذریعہ بابو شیام لال صاحب مراد آباد واقع ۸ مئی سنہ ۱۹۲۸ء [illegible]

منہائی بذریعہ بابو بھگوت سرن صاحب سکریٹری بھٹناگر سبھا بریلی واقع ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۳۱ء .... [illegible]

میزان کل [illegible]

(دستخط) جگموہن لال فنانشل سکریٹری

بھٹناگر صدر سبھا ہند

بھٹناگر جاتی میں یگانگت و اتحاد پیدا کرنے و اسکی مالی مجلسی علمی اقتصادی ترقی و ہر قسم کے حقوق کی حفاظت کیلئے بزرگان و نوجوانان قوم نے یہ سوسائٹی ١٩٢٣ء میں بموقع اجلاس آل انڈیا بھٹناگر کانفرنس بمقام دہلی قائم کی اور اس کی باقاعدہ رجسٹری کرادی گئی۔ ٢٣ء سے یہ جماعت اپنے فرائض نہایت خوبی سے انجام دے رہی ہے۔ بھٹناگر الپکارک فنڈ قائم کرکے اس سبھا نے جو نہایت مفید عملی کام کیا وہ ہر طرح قابل داد ہے گو الپکارک فنڈ میں اتنا سرمایہ ہنوز جمع نہیں ہوا کہ جو توقع کیجاتی تھی مگر جو کچھ بھی ہوا وہ ہر طرح حوصلہ بخش و امید افزا ہے۔ اس فنڈ سے غریب طلبہ و نادار بیواؤں کو جو امداد ملی ہے وہ پوشیدہ نہیں۔ بابو جگموہن لال صاحب فنانشل سکریٹری نے جس محنت عرق ریزی و دلچسپی سے اس فنڈ کا کام کیا اور کر رہے ہیں وہ ہر طرح قابل ستائش ہیں اور امید کیجاتی ہے کہ یہ فنڈ جلد ترقی کرکے بھٹناگر جاتی کا مایۂ ناز بنجائیگا۔ بھٹناگر سماچار اخبار جاری کرکے اشاعت کا نہایت مفید کام کیا۔ یہ کثیر الاشاعت ہر دلعزیز پرچہ نہ صرف بھٹناگر جاتی ہیں بلکہ کل کالیستھ قوم میں یکتا ہے سبھا نے لواہ بدھان شائع کرکے ایک بڑی ضرورت کو پورا کیا۔ سلسلہ امتحانات جاری کرکے قوم کے بچوں کی دھارمک تعلیم میں بڑی امداد کیں۔ آجکل بے روزگاری و مالی کشمکش و آئندہ بہبودی کو مدنظر رکھکر صنعت و حرفت و کارخانہ جات کے متعلق بہت اسکیمیں پیش ہیں جن پر معزز اصحاب قوم کی ایک سب کمیٹی مقرر ہے جو غور فرما رہی ہے اور جلد کوئی اسکیم قوم کے روبرو پیش کیجائیگی جو قوم کی آئندہ مالی حالت کے سدھار کا باعث ہوگی مگر یہ سب کام اسیوقت مکمل ہو سکتے ہیں جب بھٹناگر جاتی کا ہر فرد اس جماعت کا ممبر ہو تاکہ انکے بیش قیمتی خیالات سے قوم فائدہ اٹھا سکے اور سبھا کے پاس بھی ایسا سرمایہ ہو جائے کہ وہ مجوزہ اسکیموں کو عمل میں لاسکے امید کیجاتی ہے کہ قوم کے جملہ اصحاب صدر سبھا ہند کے ممبر بنیں گے۔ اس بارے میں جملہ خط و کتابت بابو بھگونت کشور بی اے ایل ٹی ایڈیٹر ادوشا نالک گلی دہلی و جنرل سکریٹری بھٹناگر صدر سبھا ہند سے یا اڈیٹر بھٹناگر سماچار سے کرنا چاہئے جو ہر وقت ہر قسم کی اطلاع بہم پہنچائیں گے۔

مُربیان فنڈ

(۱) عالی جناب منشی مکند سروپ صاحب رئیس سکندرآباد ضلع میرٹھ
(۲) عالی جناب رائے بہادر منشی ہمپت رائے صاحب جوڈیشیل منسٹر (پنشنر) ریاست سنگرور جلال آباد (میرٹھ)

عہدہ داران

منتخب بہ موقع آل انڈیا بھٹناگر کانفرینس لکھنؤ

(۱) عالی جناب بابو برج بھوشن لال صاحب بی اے ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل پٹنہ (بہار) — پریسیڈنٹ
(۲) عالیجناب بابو جوتی سروپ صاحب سابق منیجر ریاست لنڈھورا۔ رئیس سہارنپور — وائس پریسیڈنٹ

میمبران

(۱) عالی جناب بابو برہم سروپ صاحب ایم اے پرنسپل دہرم سماج کالج علی گڑھ وسابق پریسیڈنٹ بھٹناگر صدر سبھا ہند۔
(۲) عالی جناب بابو کالکا پرشاد صاحب بھٹناگر ایم اے پروفیسر دیانند اینگلو ویدک کالج کانپور۔
(۳) عالی جناب بابو جوتی سروپ صاحب ایم اے ایل ٹی ہیڈماسٹر گورنمنٹ نارمل اسکول لکھنؤ۔
(۴) عالی جناب بابو بلجیت سنگھ صاحب بی اے، رئیس قلعہ بریلی۔
(۵) عالی جناب بابو لالجی پرشاد صاحب بھٹناگر لاج ہملٹن روڈ کشمیری دروازہ دہلی۔
(۶) جگموہن لال میرٹھ فنانشل سکریٹری
(۷) امپیریل بنک آف انڈیا (خزانچی)

نوٹ:- فنڈ ہذا ماہوار مفصل حسابات بھٹناگر برادری کے ہر دلعزیز اور قوم کالیستھ کے کثیر الاشاعت رسالہ بھٹناگر سماچار میں شائع ہوتے ہیں جو زیر ادارت عالی جناب بابو جے پرکاش رائے صاحب بی اے ایل ایل بی وینونسپل کمشنر سنبھل (مراد آباد) شائع ہوتا ہے اور میمبران بھٹناگر صدر سبھا ہند کی خدمت میں بلا قیمت پیش کیا جاتا ہے۔ عام شائقین سے قیمت برائے نام صرف ایک روپیہ سالانہ۔

رباعی

امداد ہو بے طلب یہی خیر کی راہ
بیواؤں یتیموں کے بنیں پشت پناہ
ای سحر مکر جائیں جو وعدہ کر کے
لاحول ولا قوۃ الا باللہ

بقلم قادر القلم

بی سی بھٹناگر سحر عشق آبادی
نوگزہ میرٹھ

مطبوعہ
باہتمام لالہ رام ناتھ پرنٹر بھاسکر پریس میرٹھ

